انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم

... رساله ... مولانا فخر الدین ... علیه ...

١٣١١

اصول السماع

المعروف

١٠٣٣

مترجم ... اردو ... حضرت مولانا باکمال مولوی ... حنفی چشتی باہتمام مولوی غلام احمد خان ...

در مطبع مسلم پریس واقع جھجر طبع شد

اعلان عام و مختصر فہرست کتب تصوف

[illegible] میں جملہ اقسام کی کتب یعنی مصاحف بیش بہا۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ صرف۔ نحو۔ منطق وغیرہ عربی فارسی اردو [illegible] کو بعجلت تمام و بکفایت مزید روانہ کی جاتی ہیں۔ فہرست کلاں کتب خانہ و مطبع۔ علیحدہ مانگنے پر ارسال ہوگی۔ تعمیل [illegible] بذریعہ ویلیو پی ایبل پیکٹ ہوتی ہے۔ چونکہ یہ کتاب علم تصوف میں ہے لہذا ان صفحات سادہ پر فہرست [illegible] کتاب کے ناظرین اس مذاق کی دیگر کتب سے مطلع ہوں اور استفادہ اٹھائیں۔ علم دوست حضرات [illegible] خاکسار کو ممنون فرماتے رہیں فقط العبد خاکسار غلام احمد خان عفی عنہ مترجم کتب تصوف مقام [illegible] ضلع [illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible]		بوستان خورد مطبوعہ نظامی —	[illegible]	حدیقۂ حکیم سنائی معروف الٰہی نامہ	[illegible]
[illegible]	[illegible]	شرح گلستان از ملا اکرم ملتانی	۱۰/	کیمیای سعادت	[illegible]
[illegible] مصری	[illegible]	" موسوم بہ ریاض رضوان	[illegible]	ہدایت المومنین در بیعت صالحین	۱/
[illegible] مطبع کشوری	[illegible]	" از ولی محمد اکبرآبادی	[illegible]	مطالب رشیدی	۱۰/
مختصر روضۃ الریاحین	[illegible]	" خیابان آرزو	[illegible]	نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب	[illegible]
ریاض الصالحین مصری	[illegible]	" بہار بابان مصنف غیاث اللغات	[illegible]	فوائد الفوائد	۸/
فتوحات مکی مصری در چہار جلد	[illegible]	خارستان ہم پہلوی گلستان	۸/	فوائد سعدیہ حالات خاندان مینائیہ	۱۲/
تنبیہ الغافلین مع لسان العارفین	[illegible]	بہارستان جامی - از جامی	۴/	پندنامہ عطار	۲/
اطباق الذہب	۸/	گلستان حکیم قاآنی	[illegible]	منطق الطیر از فریدالدین عطار	[illegible]
جامع الاصول احوال اولیا و انواع او[illegible]	[illegible]	اخلاق جلالی محشی نفیس و خوشخط	[illegible]	گلشن اسرار رموز التصوف	[illegible]
الیشان اصول ہر طریق۔		اخلاق ناصری	[illegible]	[illegible] بادیہ شنید	[illegible]
منہاج العابدین مع بدایۃ الہدایۃ	[illegible]	اخلاق محسنی	۶/	مرغوب القلوب	۱/
روضۃ الریاحین مصری	[illegible]	معدن الجواہر	۶/	زبدۃ المقامات	۱۲/
عوارف المعارف مصری	[illegible]	مثنوی سلسبیل موعظت حکیمانہ	۱۰/	رسالہ رموز الحقیقۃ	[illegible]
انسان کامل از عبدالکریم جیلی	[illegible]	نکات احسانی در تہذیب اخلاق	[illegible]	مثنوی عطار	[illegible]
الیواقیت والجواہر	[illegible]	مجموعہ پند لقمان۔ سعادت نامہ رسالہ		[illegible] نامہ از شیخ موصوف	[illegible]
شرح فصوص الحکم	[illegible]	عبید اللہ انصاری تحفۃ الملوک وغیرہ	۲/	مثنوی [illegible]	[illegible]
حکایات الصالحین مع سراج العارفین	۵/	انیس الارواح	[illegible]	[illegible] بادیہ دید	۱/
کتب اخلاق و تصوف فارسی	[illegible]	کلمۃ الحق از شاہ عبدالرحمن لکھنوی	۸/	مثنوی شاہ بو علی قلندر	[illegible]
گلستان سعدی نہایت جلی قلم کاغذ عمدہ	[illegible]	مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین	[illegible]	مثنوی شیخ بہلول	۱/
متفرق بہ تفاوت کاغذ ۱۲/ - ۱۰	[illegible]	مکتوبات شیخ شرف الدین یحیی منیری رح	۱۰/	مثنوی شریف [illegible]	[illegible]
" مترجم تحت لفظ	[illegible]	مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	[illegible]	شرح مثنوی از بحر العلوم	[illegible]
بوستان سعدی واضح جلی قلم	[illegible]	مطلع الانوار محشی از خسرو رح	[illegible]	التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم	[illegible]

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد
بندہ حقیر عاصی پر معاصی غلام محمد خان حنفی چشتی نظامی سلیمانی۔ عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت مولانا
فخر الملۃ والدین زرّادی علیہ الرحمۃ نے جو خلفائے اعظم حضرت سلطان المشائخ علیہم الرضوان
سے ہین ایک رسالہ موسوم بہ اصول السماع دربیان حلت سماع بہ زبان عربی بطور اجتہاد
تحریر فرمایا ہے۔ اس عاصی نے واسطے فہم عام ترجمہ اوسکا اردو زبان مین کیا۔ اور بعض مضامین
مسئلہ سماع تنبیہ جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جو علمائے عظام اور درویشان کامل
خاندان نقشبندیہ سے ہین مقام مناسب پر اضافہ کئے۔ قبل ازین کہ ترجمہ شروع کیا جاوے احوال
تبحر علمی۔ وفضائل عملی حضرت ممدوح کتاب سیر الاولیاء سے تحریر کئے جاتے ہین۔ پانچوین
خلیفہ حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت عالم ربانی عاشق سبحانی بوفور علم و
لطافت طبع اور شدت مجاہدہ۔ وذوق مشاہدہ۔ اور نہایت تنگ وتجرید۔ اور کثرت گریہ
درمیان یاران اعلیٰ مشہور۔ حضرت مولانا فخر الدین زرّادی قدس اللہ سرہ العزیز ہین
سبحان اللہ یہ پہنگ جسم بعشق تہے جو کوئی اونکی سیمائے مبارک پر نظر کرتا تحقیق جانتا کہ یہہ بزرگ
واصلان درگاہ حق تعالےٰ سے ہین۔ حالات اونکے چند بیانون مین لکھے جاتے ہین

بیان پہلا۔ بیان ارادت لانے آنحضرت کے۔ حضرت شیخ نصیر الدین محمود علیہ الرحمۃ
فرماتے ہین۔ شہر دہلی مین جب مولانا فخر الدین زرّادی وایران بورکش اور مین بجہت
مولانا فخر الدین ہانسوی جو اوستادان کامل سے تہے ایک ہی مجلس مین ہدایہ پڑہتے تہے
نہایت تیز طبع اور ذہانت زیادہ مولانا فخر الدین زرّادی سے اور کوئی نہ تہا۔ فاما طریقہ
تعصب کا بہ نسبت درویشون کے رکہتے تہے۔ جب کبہی ذکر حضرت سلطان المشائخ کا آتا تو تعصب
ذکر کرتے خلاف اسکے ہوتا رہتا۔ مین کہتا یہہ تعصب جبہی تک ہے کہ اوس بادشاہ دین کو نہین دیکہا ہے

الغرض ایک دفعہ مین اونکو ترغیب دیکر بخدمت سلطان المشائخ کے لایا بعد قدمبوس حضرت
نے دریافت فرمایا آپ شہر مین کس سے تعلیم کرتے ہین۔ عرض کیا مولانا **فخر الدین** ہانسوی
سے فرمایا کیا کتاب مین [illegible] کی جاتی ہی عرض کیا ہدایہ مین۔ اور محل سبق تقریر کرکے جو شبہہ
وارد ہوتا تہا اوسکو دریافت کیا حضرت سلطان المشائخ نے کمال تبحر سے بطریق دانشمندان
جواب شروع کیا غایت لطافت تقریر سلطان المشائخ سے مولانا **فخر الدین** زرادی حیرت
مین ہوگئے اور میرے نزدیک ہوکر کان مین کہا۔ چاہتا ہون ایسے وقت کلاہ ارادت
لون۔ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا مولانا کیا کہتے ہین عرض کیا کلاہ ارادت چاہتے
ہین۔ فرمایا کسی دوسری مجلس مین دینگے مولانا فخر الدین زرادی نے کہا۔ اگر اسیوقت کلاہ
ارادت عطا نہین ہوتی اپنے کو ہلاک کرونگا مین نے یہہ حال حضرت سلطان المشائخ
سے معروض کیا اوسیوقت کلاہ ارادت سے مشرف ہوکر محلوق بہی ہوئے اور گروہ دانشمندان
اور قیل وقال اونکی سے علیحدہ ہوکر حلقہ درویشون مین آئے اور سب کتابین اپنی یارون کو
تقسیم کردین اور غرور دانشمندی وطلب جاہ دل سے دور کیا امیر خسرو فرماتے ہین۔
بود ز عقل پیش ازین باد غرور در سرم ٭ پیش در تو خاک شد اینہمہ کبر کلاہیم
اوس دن کے بعد یہہ بزرگ سلک بندگان خاص مین منسلک ہوئے نماز پنج وقت جماعت
خانہ ہی مین پڑہتے اور مجلس روحانیون سے مدام اونکی پرورش پاتے اور مست ذوق
اوس صحبت مین رہتے یہانتک ایام حیات جسمانی حضرت سلطان المشائخ تک اوس آستانہ سے
دوری نہ اختیار کی۔
بیت ٭ عشق آنرا مسلم است اے جان ٭ کو نہد سر برآستانۂ دوست ٭
بعد وصال حضرت سلطان المشائخ کے مولانا کو آرام و قرار نرہا۔ کبہی کنارہ دریائے جون کے
اور کبہی لونی مین۔ اور کبہی حوض علائی پر مقام فرماتے گاہے سفر دور و دراز اختیار کرکر
اجمیر شریف و پاک پٹن کی زیارت کرتے۔ **دربیان مجاہدہ** مولانا و مشغولی باطن بعد
نقل حضرت سلطان المشائخ۔ بندیستالہ کی ایک مسجد مین۔ جو ویرانہ اور جنگلی سکونت جانوران
صحرائی شیر و گرگ ہے جاکر مشغول بیاد الٰہی ہوئے ضمن یار اور بہی خدمت مولانا مین تہے مگر جب تین

دن تک کچھ کھانے کو نہ ملا وہ تینون بزرگ وہان سے چلے آئے مولانا تنہا وہان پر رہے
جب یہہ حال سید **نور الدین** مبارک اپنے سید محمود کرمانی علیہ الرحمۃ کو جو یاران اعلی
دوستان قدیم حضرت سلطان المشائخ سے تھے معلوم ہوا کسی قدر طعام تیار کر کر اور
کسی قدر سامان خورد و نوش لیکر معہ مولانا **رکن الدین** اندپتی۔ و مولانا **سراج الدین**
عثمان و مولانا **صدر الدین**۔ و **عبد اللہ** کوبی رکاب دار حضرت سلطان المشائخ بتاریخ
پر گئے وہان جا کر دیکھا کہ وہ بادشاہ فقیر و مجاہدہ جہاد اکبر بین درمیان مسجد اوس زندگے کہ
مقام شیرون اور اژدھون کا ہے اور سانپون کی کینچلیان اوسکے اطراف پڑی ہین بے التفات بجانب
احدی مستقل قبلہ مشغول بحق بیٹھے ہین۔ اور آٹھ روز گذرے تھے کہ مولانا نے بوقت افطار طعام
نکھایا تہا۔ کچھ ضعف اور ملال چہرہ مبارک سے ظاہر نہین ہوتا تہا۔ روح مجرد ہو گئے تہے اور وہ
ویرانہ جنگل اونکی برکات سے روشن و منور ہو رہا تہا۔ حکیم ثنائی فرماتے ہین۔

خانمان ترا بیان بگربہ و موش + دست و کہسار گیر ہمچو وحوش
ہم بدان جدش خانہ پردازند + قوت عیسے چو زاسمان سازند

جسوقت یہ یاران عاشق صادق کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت مولانا نے بہت خوش ہو کر
قدوم یاران کو غنیمت سمجہا اور ہر ایک سے بقدر اندازہ اونکی معذرت کی کہ ایسے موقعہ پر آپنے
تکلیف اوٹہائی معلوم ہوتا ہے میرے دوست جو چلے گئے ہین اونہون نے خبر دی پہر فرمایا سبحان اللہ
ایک تو موافقت نکرین اور دوسرے کیسکا راز ظاہر کرین غالبا آپ صاحبان سے سعادت ملاقات وہی
تہی خدا تعالی نے یہی سبب پیدا کر دیا۔ بعد نقل حضرت سلطان المشائخ کے حضرت مولانا نے
صوم دوام اختیار فرمائے تہے اور تا ایام حیات مجاہدہ ہی مین مشغول رہے۔ حضرت شیخ
نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ جو ترقی ہمکو ایک دو مہینے مین ہوتی تہی مولانا
فخر الدین زرادی کو ایک دو ساعت مین ہوتی تہی۔ **بیان تبحر علم حضرت مولانا**
حضرت امیر مبارک علیہ الرحمۃ مصنف کتاب سیر الاولیاء فرماتے ہین یہ ایام حیات حضرت
سلطان المشائخ ایک دانشمند بغداد شریف سے جو مالکی مذہب رکھتے تھے غیاث پور مین آئے ہوے
شہر مین نہین گئے تھے جو عالم رویا مین دیکھا کہ گویا ایک فرشتہ طبق بہشتی لئے ہوئے اور پہر

حُلّہ سبز ڈالے ہوئے آسمان سے اوترتا ہے۔ اوس دانشمند نے فرشتہ سے دریافت کیا اس طبق
مین کیا ہے۔ جواب دیا علم لدنی ہے۔ اور مجکو حکم ایزدی ہے کہ اسکو سینہ مصفا مولانا فخر الدین
زرادی مین ڈالون۔ دانشمند نے پہر دریافت کیا مولانا فخر الدین زرادی کون ہین فرشتہ نے
جواب دیا ایک دانشمند ہے مجرد از علایق مریدان حضرت سلطان المشایخ سے ہے وہ بزرگ
شہر کو نگئے اور غیاث پور مین بخدمت حضرت سلطان المشایخ حاضر ہوکر مولانا فخر الدین
زرادی کا حال دریافت کیا اور چاہا کہ اون سے ملاقات کرین حضرت سلطان المشایخ نے فرمایا
جماعت خانہ مین ہوگا یا سید ونکے گہر۔ اوس دانشمند نے جماعت خانہ مین آکر حال دریافت کیا
حاضران نے مولانا فخر الدین زرادی کا نشان دیا دیکہا ایک جوان ہے کسیقدر بلند بالا سپید
پوست خوبصورت بہ نہایت ملاحت گوشۂ جماعت خانہ مین زیر قبہ مشغول بحق بیٹہا ہے۔
دانشمند نووارد نے تقریر خواب اپنی کی کرہی تبسم کرکر فرمایا حضرت سلطان المشایخ کے مریدان
مین بہت اشخاص مولانا فخر الدین نام کے ہین کوئی ہونگے۔ دانشمند مالکی نے ایک کتاب مجمع البحرین
فقہ مین اور ایک کتاب صرف مین تصریف مالکی نام نہایت مغلق عبارت مین تصنیف کی تہین وہ
حضرت مولانا فخر الدین زرادی علیہ الرحمۃ کو دین آپنے ایک ہی رات مین مطالعہ کرکر تمامی تحقیق و
وضمایر ومشکلات اوسکے معلوم کرکر بطور حواشی لکہدیئے۔ اوس دانشمند نے جب دیکہا تو کہا
الحمد للہ خواب میری صحیح ہوئے بے علم لدنی الٰہی مشکلات بہ آسانی حل نہین ہو سکتے ایکروز
مولانا کمال الدین سامانی جو مشاہیر علمائے شہر سے تہے واسطے ملاقات حضرت سلطان المشایخ
کے غیاث پور مین آئے اوسوقت مولانا فخر الدین زرادی طالب علمان کو سبق ہدایہ پڑہا رہے تہے اور
احادیث تمسکات ہدایہ ترک دیکر اور احادیث صحاح سے بطور تمسک کے لاتے تہے مولانا کمال الدین
نے از راہ انصاف تحسین کیا کہ مضامین ہدایہ کو علاوہ تمسکات اوسکے اور دوسری احادیث صحیح
سے تصحیح کرتے ہین۔ مولانا فخر الدین زرادی بحث مین کبہی مسامحت یعنی چشم پوشی نہین کرتے
تہے اونکے مقابل کیسا ہی علامہ عصر عالم ہوتا بلا الزام دیئے نہ رہتے اگر مقابل جہالت سے غصہ
مین آکر تشنیع کرتا تب آپ جیسیکہ صفائی درویشان ہے رونے لگتے اور اوٹہ جاتے۔ طالب علمان
خوانندگان صرف کو اونکے ساتہہ ایک شعر قصیدہ سبعیات کا بہی پڑہاتے اور فرماتے تحقیق

لفظ مین کوشش کرنی چاہیے اسی سے علم آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا فخر الدین زرادی۔ سماع سے نہایت شوق رکہتے تہے۔ اور سماع سے گریہ جگر سوز اور حال رقت اندوز اون پر طاری ہوتا ایک رات حوض خاص علائی پر مجلس سماع تہی۔ اوس مجلس مین مولانا حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ اور قوالان خوش خوان۔ موجود تہے۔ جب سماع شروع ہوا مولانا پر عجیب حال طاری ہوا گریہ اس قدر مستولی ہوا کہ دم مبارک بستہ تہا اور دونون انگوٹہون پاؤن پر وجد فرماتے تہے مولانا حسام الدین ملتانی نے بہی اپنی جگہہ سے جنبش کی اور نزدیک قوالون کے آگئے۔ اون دونون بزرگون کے ذوق وشوق نے حاضران مجلس پر اثر کیا۔ ایکدفعہ اسی طرح پر سر حوض سلطان دولت آباد مین مجلس سماع تہی۔ اور قوال یہہ شعر پڑہتے تہے۔ قطعہ تو بادشاہ حسینی و نیم خام انیست ✤ کہ شغل روئی نہی بر دبت مرا باشد ✤ ندانم این دل گمراہ راکہ فتوی داد ✤ کہ بت پرستی در عاشقی روا باشد ✤ مولانا فخر الدین زرادی پر گریہ مستولی ہوا یہان تک کہ پلکون کے نیچے تک سرخ ہو گئی تہین۔ مولانا مرتبہ اجتہاد کا رکہتے تہے حلت سماع مین ایک رسالہ مسمی بہ اصول سماع مجتہدانہ تالیف فرمایا ہے۔ کمال تبحر علمی آپ کا اوس سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ ترجمہ اوسکا شروع کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

الحمد للہ الذی خص الاولیاء بحسن الا

تمام تعریفیں خدا تعالی کو ہیں جسنے خاص کیا اولیاء کو ساتھ حسن

ستماع واطاب سرائرھم بلطائف المخاطب

سماع کے اور خوش کیا دلوں انکے کو ساتھ پاک چیزوں خطاب کئے گئے کے

عند السماع واسمع قلوبھم کلامہ القدیم

نزدیک سماع کے اور سنوایا دلوں انکو کلام قدیم اپنا

بکشف القناع والصلوۃ علی محمد سید

ساتھ کھولنے پردوں کے اور رحمت خدا تعالے کی نازل ہو حضرت محمد صلعم جو سردار

الانبیاء بالاجماع وعلی الہ واتباعہ

پیغمبروں کے ہیں سب کے نزدیک اور اوپر اولاد اور پیروان اس کے جو اچھی پیروی کر

المقدمۃ

مقدمہ لغت میں ۔ آگے چلنے والے لشکر کو کہتے ہیں ۔ اور اصطلاح میں شروع کلام

اعلم ان اھل السنۃ والجماعۃ ثلثۃ فرق

جانو تم کہ اہل سنت اور جماعت تین گروہ ہیں

الفقیھون والمحدثون والصوفیون

فقیہہ محدث صوفی

فالفقہاء سموا المحدثون اصحاب الظواھر

پھر فقہاؤں نے نام رکھا ہے اہل حدیث کا اصحاب ظواہر

لانھم یعتمدون بمجرد الخبر ویطلبون

اسلئے کہ وہ اعتماد کرتے ہیں صرف حدیث پر اور ڈھونڈتے ہیں

To: www.al-mostafa.com

الاسناد الصحیح وھم سموا ھم اھل الرای

سند صحیح اور اہل احادیث نام رکھتے ہیں فقہا کا اہل الرائے

لانھم یعملون بالرای ویترکون الخبر الواحد

اسلئے کہ وہ عمل کرتے ہیں اپنی رائے پر اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث احاد کو یعنی جسکا راوی فقط ایک

فعندھم العمل بالدرایت مع وجود

پس نزدیک انکے یعنے فقہونکے عمل کرنا عقل و قیاس پر ہے باوجود

المخالفۃ الخبر الواحد عن الثقات

مخالف ہونے خبر واحد سے کے جسکا واحد ہونا راویان ثقہ سے واضح ہو

جایز وعند المحدثین لا یجوز

جائز ہے اور نزدیک محدثونکے باوجود خبر واحد کے اپنی رائے پر عمل کرنا جائز نہیں

والصوفیۃ اجود الفریقین واصفاھم

اور حضرات صوفیہ بہترین دونوں فرقوں کے ہیں اور صاف تر انکے ہیں

انھم یتوجھون الی اللہ تعالی بترک الا

اسلئے کہ وہ متوجہ ہیں خدا تعالے کی طرف بسبب ترک کرنے

لتفات عما سوای اللہ تعالی فھم

التفات سوائے اللہ تعالے کے پس حضرات صوفیہ

یعملون بالمذھب الاحوط ولا یقبلون

عمل کرتے ہیں مذہب محتاط پر اور نہیں قبول کرتے

مذھب المعین

مذہب معین کو۔ مثلا فقہا کے نزدیک ایک شے حرام ہے اور محدثین کے نزدیک حلال صوفی اوس شے کو چھوڑ دینگے دیکھو

کما قال بعضھم الصوفی لا مذھب لہ

جیسے بعض صوفیوں نے کہا ہے صوفی کا کوئی مذہب نہیں ہے اوسکو یہی معنے

وتمسکون بقوله علیه الصلوٰة والسلام

اور چنگل مارتے ہیں آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد پر

اختلاف امتی سعة فی الدین فاذا کان الاختلاف توسیع

میری امت میں اختلاف ہونا کشادگی ہے دین کی پس جب ہوئے اختلاف پھیلاو دین کا پھیلے

المعین تضیق وتضیق الموسع ممنوع

معین کا تنگی ہے اور کشادہ کو تنگ کردینا منع کیا گیا ہے

فی الدین لانه حرج فی حق المکلف

دین میں کیونکہ یہ تنگی حرج ہے بیچ حق مکلف کے

وکذالک منع النبی صلی الله علیه

اور ایسے ہی منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ

وسلم اعرابی حین اللهم ارحمنی و

وسلم نے دیہاتی کو جب دعا کی اوس نے یا اللہ رحم کر مجھپر اور

محمد ولا یرحم معنا احدا لقد

محمد صلعم پر اور نہ رحم کر ہم دونوں کے ساتھ کسی پر تحقیق

تحجرت واسعا فثبت اختیار المذهب

تو نے تنگ کیا کشادہ کو پس ثابت ہوگیا اختیار کرنا مذہب

المعین لیس بشیء وهو طریق

معین کا کوئی شے نہیں ہے یہہ طرز عوام کا ہے۔ عوام کو مذہب معین کے سوا

العوام ویؤیده الکتاب والسنة

اختیار کرنا مناسب نہیں اور مدد کرتی ہے اوسکی قرآن شریف اور حدیث شریف

وجمع علیه المحققون ٥

اور اتفاق کیا ہے اسپر محققون نے۔

باختیار المذہب

ثبوت اختیار مذہب معین

فالكتاب هو قوله تعالى فاسئلوا اهل

قرآن شریف میں یہ حکم اللہ تعالے نے فرماتا ہے پوچھو اہل

الذكر ان كنتم لا تعلمون والامر بالسؤال

ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ہو پس حکم کرنا حق سبحانہ تعالی کا سوال کو

من غير تعيين يدل على ان اختيار المذهب

اہل ذکر سے دلیل ہے کہ کہ اختیار کرنا مذہب

المعين بدعة واما السنة فقوله عليه

معین کا بدعت ہے۔ اما حدیث پس یہ ارشاد

الصلوة والسلام اصحابی کالنجوم بايهم

علیہ الصلوۃ والسلام کا میرے اصحاب مثال تاروں کے ہیں جسکی

اقتديتم اهتديتم فالامر اقتدوا

پیروی کروگے ہدایت پاؤگے پس امر اقتدوا کا مانند سوال کرنیکے اختیار کرنے

كالامر السؤال في ترك الاختيار واما

کسی بھی اہل ذکر کے ہے جیسا کہ کسی اہل ذکر سے دریافت کرو ایسا ہی کسی اصحاب کی اقتدا کرو لیکن

الاجماع فهو ظاهر لان النظر في اقوال

اجماع پس وہ ظاہر ہے اسلئے کہ علماء مجتہدین کے اقوال میں

العلماء مجتهدين واجب حتى يميز العاقل

نظر کرنا واجب ہے کہ عقلمند شخص تمیز کرے

دليل الراجح من المرجوح والقوى من

غالب سے مغلوب میں اور قوی سے

الضعيف الزائدة الرشد في الاصول

ضعیف میں . واسطے زیادہ ہونے لیاقت کے اصول میں

وهو طريق طلب العلم وطلبه واجب

اور یہ رستہ علم حاصل کرنے کا ہے جو واجب ہے

بالاجماع لما ذا ورد فی الحدیث

سبکے نزدیک اسلئے یہ وارد ہوا ہے حدیث شریف مین

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و

حاصل کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور

مسلمة فاختیار المذهب المعین

ہر مسلمان عورت پر پس مذہب معین کا تقلیداً

بالتقلید انسداد هذا الباب و

اختیار کرنا بند کرنا اس دروازہ کا ہے اور

القیاس کذالك لکونه ترجیحا بلا مرجح

قیاس بھی ایسا ہی ہے واسطے ہونے اوسکے یعنے اختیار کرنے مذہب معین کے

بلا غالب ہونے کے مغلوب پر۔ اہل سنت جماعت کے جب سب مذہب برابر ہین ۔پس
ایک اختیار کرنا دعوی ہے بلا دلیل۔

وحرجا فی حق المکلف کما ذکروه

اور حرج ہے بیچ حق مکلف کے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے ، دسکو

فاذا کان الصوفیة فی مذهب غیر

پس جب کہ حضرات صوفیہ مذہب غیر

معین فروایت الفقهاء علیهم لیس بحجة

معین ہے وہ مذہب احتیاط اختیار کرتے ہین۔ پس روایت فقہا کی اونپر حجت نہین ہو سکتی

فافهم واسمع فها انا شرعت فی توضیح

پس سمجھ اور سن پس اب شروع کرتا ہون مین صاف بیان کرنا مسئلے

السماع والملحمة وصنفت كتابا اصول

سماع کا اور مباح ہونا اوسکا اور تصنیف کی مین نے ایک کتاب اصول سماع مین

وترتبه على عشر اصول واعرضت

اور ترتیب دیا اوسکو دس اصول پر اور اعراض کیا

عن زيادة الفضول

فضول سے

الاصل الاول فی بیان حقیقة

اصل پہلی بیچ بیان کرنے حقیقت

السماع صيغة ولغة واصطلاحا

سماع از روے صیغہ و لغت و اصطلاح

السماع لفظ مشترك وهو عند بعض

سماع ایک لفظ کئی معنوں مین مشترک ہے بعض اہل لغت کے نزدیک وہ

الاسم الجامد كما فى تاج الاسامى

اسم جامد ہے جیسا کہ کتاب تاج الاسامی مین

السماع السرور وعند الاكثر هو

بمعنے مسرت اور نزدیک اکثر کے

المصدر بمعنى السمع واستعمل فى

مصدر ہے بمعنے سننا اور استعمال کیا گیا ہے

المسموع يقال هذا الكتاب سماع او مسموع

بمعنے مفعول سنا گیا جیسا کہ کہا جاتا ہے یہ کتاب سنی ہے یعنے سنی گئی ہے

اما الاصطلاح فهو المسموع المطبوع المجموع

لیکن اصطلاح میں ایک آواز سنی ہوتی ہے دل کی لبھانی ہوئی جمع کی گئی

من الصوت الحسن وكلام الموزون حتى

اچھی آواز اور کلام موزون سے یہانتک کہ

ينصرف الفهم عند الاطلاق على ذالك

سمجھ انسان رجوع کرے بولتے وقت اوس کی طرف

وفي هذا الاصطلاح مراعات المعنى اللغوي

اور اس اصطلاحی معنوں میں رعایت ہے لغوی معنوں کی

وهو الاصل والسماع دون الغناء لانه

اور یہ ہی اصل ہے اور سماع غنا سے غیر ہے اسلئے کہ غنا

استماع الاشعار التي تكون في ذكر الغواني

سننا ایسے شعروں کا ہے جو ذکر غوانی میں ہو

مع حسن الصوت والغواني هي النساء التي

اچھی آواز کے ساتھ اور غوانی وہ عورتیں ہیں جو

يتغير هي بالحسن عن الزينة كما اشار اليه

بے پردہ ہوں اپنے حسن کے سبب زینت سے جیسا کہ اشارہ کیا ہے

الشيخ العارف ابو طالب المكي في قوة القلوب

شیخ عارف ابو طالب مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب قوۃ القلوب میں اشارہ کیا ہے

ان الاغاني ما تشبت به النساء وصفت به

تحقیق اغانی وہ چیز ہے جس سے عورتیں وصف کی گئی ہیں اور اوسکو چنچل کرتے

شهد نافيه ودعي الى الهواء والشوق الى اللهو

[illegible] وہ چیز بلاتی ہے طرف خواہش نفس اور شوق دلاتی ہے طرف لہو و لعب سے

وقوله حجة الاستفاضة علمه في لغة العرب و

اور اونکا قول حجت ہے بسبب اونکی علمی شہرت لغت عرب مین اور

كمال ورعه فالسماع لا يحرم محرمة ابدا

کمال پرہیزگاری اونکیکے پس سماع غناکے حرام ہونے سے حرام نہین ہو سکتا کبھی

الا ترى انه لو قسم احد ان لا ياكل اللحم فان

کیا تم دیکھتے نہین ہو اگر کوئی شخص قسم کہاوے گوشت نہ کہانے کی اگر وہ

اكل لحم السمك لا يحنث لا عند ابي حنيفة رح

مچھلی کا گوشت کہاوے تو امام ابی حنیفہ کے نزدیک جہوٹا نہین ہوتا

لان اسم اللحم عن الالتحام وهي الشدة و

کیونکہ لفظ گوشت خبر دیتا ہے سختی اور پیوستگی ہے اور

الالتحام فيه غير موجود فلا يدخل في حكمه

مچھلی کے گوشت مین پیوستگی نہین وہ داخل نہین حکم گوشت مین

حقيقتا فكذلك السماع يخرج عن حكم الغناء

حقیقتا اسی طرح سماع خارج ہے حکم غناسے

اذا سمعه ليسمع عن ذكر الغواني فالسماع

غنا خبر دیتا ہے غوانی سنے اور وہ سماع مین نہین ہے پس سماع

مطلق والغناء مقيد والمطلق خارج عن

مطلق ہے اور غنا مقید اور مطلق خارج ہوتا ہے

حكم المقيد فاذا كان السماع فارغا عن حكم

حکم مقید سے پس جبکہ سماع خالی ہے

الغناء فهو مباح بالاتفاق لانه الموزون

غناسے تو وہ مباح بالاتفاق کیونکہ مرکب موزون ہے

من الصوت الحسن والكلام الموزون

اچھی آواز اور کلام موزون کا

واستماعهما جائز في الشرع اذ كل واحد

اور یہ دونون نیک آواز اور کلام دونون شرع مین جائز ہین

منهما حسن المعنى في عينه

بسبب نیکی کے جو اون کی ذات مین ہے

الاصل الثاني في استماع الصوت الحسن

اصل دوسری اچھی آواز سننے کے بیان مین

الصوت الحسن نعمة زاد الله تعالى في خلق

اچھی آواز ایک نعمت ہے جو زیادہ کی ہے اللہ تعالے نے انسان کی

الانسان فحسن ادائه وهو نعمة من عنده

پیدایش مین پس اچھا ہے اداکرنا اوسکا اور آواز اچھی ایک نعمت ہے بندہ پر

الى عبده فهو في نفسه حسن واستماعه مستحسن

خداتعالی کی طرف سے پس وہ آپ ہی اچھی ہے اور اوسکا سننا بھی اچھا ہے

اذ الله تعالى من به على العباد كما جاء في التنزيل

اسلیے کہ سبحانہ تعالے نے احسان جتلایا ہے اپنے بندون پر اوسکے سبب جیساکہ قران شریف مین

ويزيد في الخلق ما يشاء قال بعض

فرمایا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدایش مین جو چاہتا ہے بعض مفسرین نے

المفسرين وهو صوت الحسن

کہا وہ آواز نیک ہے

وقرئ في الخُلق وهو من نوادر القوة

بعض نے خُلق بضم خاء پڑھا ہے　یہ قراۃ نادر ہے

واصطفى الانبياء عليهم الصلوٰة و

چنے گئے ہیں　انبیاء　علیہم السلام

السلام به قال النبي صلى الله عليه وسلم

ساتھ نیک آواز کے　جیسا کہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے

بعث النبي قط ولا حسن الصوت

انبیاء　حسن　آواز پر　مبعوث کئے گئے ہیں

فاللذة به شكر النعمة وهو واجب لقوله

پس اچھی آواز سے لذت انبیاء شکر نعمت ہے　اور وہ واجب ہے　یہ ارشاد الہٰی

تعالى واما بنعمة ربك فحدث فالحديث

خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر　شکر ظاہر کرو　پس حدیث شریف

يقضي وجوب التلذذ والصوت

واجب ہونے　لذت کو تقاضا کرتی ہے　اور　آواز

القبيح منكر قال الله تعالى انكر الاصوات

بد　انکار کی گئی ہوئی ہے　فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے　تحقیق　بدترین آوازوں کی

لصوت الحمير فثبت ان نقيضه

آواز　گدھے کی ہے　پس ثابت ہوا کہ　نقیض آواز منکر کا

مرضي اذ الشي يتبين بضده ولان

اور اچھی مرضی ہے　اسلئے کہ شے ظاہر ہوتی ہے اپنی ضد سے　اور اسلئے کہ

معجزة لداود عليه السلام وهو آية

آواز خوش معجزہ داؤد　علیہ السلام کا ہے　اور اچھی آواز ایک

من ايات الله تعالى وله تاثير بليغ و

خدا تعالى كى نشانيون سے اور اوسكى تاثير دلون مين

القلوب وكذالك كان يرفع من مجالسه

بڑى ہے اور يہى سبب تہا كہ اوٹہتے تہے اونكى مجلس سے

جنائز لماروى عن الثقات لان داؤد

جنازى روايت كى گئى ہے ثقہ شخصون سے كہ داؤد

عليه السلام كان يسمع قراءته الانس و

عليہ السلام كى قراءة سنتے تہے آدمى اور

الجن والوحش والطير حين قرء الزبور

جن اور وحشى جانور اور پرند جب وہ پڑہتے زبور كو

وكان يرفع من مجلسه اربعمائة جنازة ممن

اور اوٹہتے تہے چارسو جنازہ تك اونكى مجلس سے اون لوگون سے

قدمات من المستمعين وذكر الترمذى

جو مر جاتے تہے سننے والون سے اور ذكر كيا ہے ترمذى نے

فى نوادر الاصول باسناده عن ابن

كتاب نوادر الاصول مين بہ سند ابن

عباس رضى الله تعالى انه قال داؤد

عباس رضى الله تعالى عنه تحقيق داؤد

عليه السلام يقرء الزبور بسبعين صوتا

عليه السلام پڑہتے تہے زبور كو ستر آوازون سے

وكان اذا اراد ايبكى نفسه لم يبق دابة

پڑہتے ايك قرأت جس سے خوش ہوتى حشرات اور جب داؤد عليه السلام جب ارادہ كرتے كہ رلاتے اپنے

في بر ولا بحر الا ان يسمع صوته فالصوت

جنگل اور دریا میں مگر یہ کہ سنے آواز اوس کی اچھی

الحسن اذا كان معجزة النبي فاستماعه

آواز جب معجزہ ہوا نبی علیہ السلام کا پس سننا اوسکا

واجب كذلك حكم الاستماع السماع

واجب ہوا ایسے ہی حکم سننے سماع کا ہے کیونکہ وہ آواز خوش ہے

اذ احق المعجزة هو الاظهار والمشاهدة

کیونکہ حق معجزہ کا ہے ظاہر ہونا دیکھنا

والقبول اما قوله عليه الصلوة والسلام

قبول ہونا اور قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا

صوتان ملعونان صوت بكاء عند المصيبة

کہ دو آوازیں لعنت کی گئی ہیں ایک آواز رونے کی وقت مصیبت کے

وصوت مزمار عند نغمة فهو دليل

اور دوسری آواز بانسری کی وقت خوشی کے پس یہ قول دلیل

الاباحة لان مفهوم الخطاب يقتضي

مباح ہونے کی ہے کیونکہ مفہوم خطاب کا تقاضا کرتا ہے

اباحة في غير هذه الاحوال والا

مباح ہونیکو دوسری صورتوں میں نہیں تو

بطل التخصيص فافهم

خاص کرنا باطل ہوجاوے پس سمجھ

الاصل الثالث فی المزامیر

اصل تیسری مزامیر کے بیان میں

المزمار آلة توجد بها الاصوات الموزونة

لیکن مزامیر پس وہ آلہ ہے جس سے پیدا ہوتی ہے آواز موزون

وهی بالنظر الی نفسها مباحة کما ذکرناه

اور وہ بنظر ذات اپنی کے مباح ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اوسکا

اما الحرمة فعلة اخری وهو تذکر شرب

ولیکن حرام ہونا اوسکا دوسری سبب سے ہے اور وہ یاد دلاتا ہے پینے

الخمر کما روی عن الثقات عن النبی صلی

شراب کا ہے جیسا کہ روایت کیا ہے ثقات نے آنحضرت علیہ السلام

الله علیه وسلم اذا حرم الخمر حرم

سے جب حرام ہوئی شراب حرام ہوئی

المزامیر اذ الناس یضربون وقت

مزامیر بہ سبب اسکے کہ بجاتے تھے وقت

شربه فحرم ضربه لتذکره ایاه وهو

پینے شراب کے پس حرام ہوا بجانا اوسکا واسطے یاد کرنے شراب کے اور وہ یعنی

قلبیة لمعنی غیره فاذا کانت هذه

مزامیر زبونی ہے بہ سبب معنے کے جو غیر اوسکے میں ہیں یعنی شراب پینا پس جبکہ یہ سبب

العلة مفقودة یفقد الحرمة ضرورة

گم ہوجاوے مزامیر کی حرمت گم ہو جاوے

ولهذا يباح ضرب الطبل في حروب و

اور اسی سبب سے مباح ہے بجانا نقارہ کا وقت جنگ کے اور

ضرب الشبح في الاوقات الحسنة وغير

بجانا شمع کا اچھے اوقات میں اور سوا اسکے

ذلك فثبت به ان الحكم يتغير بتغير

اس کے پس ثابت ہو گیا حکم کا متغیر ہو جانا سبب سے

العلة واذا كانت النفس منزه عن

بدلنے سے اور جب کہ پاک ہے نفس کھیل

اللهو وموصوفة بالصفوت والزكاء

کود سے اور صفت کیا گیا ہے پاکیزگی کے ساتھ اور

مشتاقة الى مشاهدة الله ولقائه

مشتاق ہے واسطے دیدار خدا کے واسطے اور اسکے ملنے کو

فاصوات المزامير داعيه من الله

پس آواز مزامیر کی بلاتی ہے اوسکو گدلے پن سے

الى الصفا ومرفعة عن السفل الى

صفائی کی طرف اور اوٹھاتی ہے اوسکو پستی سے

العلى اذ الصوت الحسن قوة الارواح

بلندی کو اسواسطے کہ نیک آواز خوراک ہے روح کی

وقوتها في سير ان عالم الملكوت وتويد

اور روزی ہے اوسکی واسطے سیر عالم ملکوت کے اور تائید کرتا ہے اوسکی

قول ذوالنون المصري حين سئل

فرمانا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا جب پوچھا گیا اون سے

عن الصوت الحسن فقال مخاطبا و

اچھی آواز کو فرمایا یہ خطاب ہے اور

اشارات او دعها الله تعالی لکل

اشارہ ہے جو رکھا ہے خدا تعالی نے ہر

طیب وطیبة فاستماعهما مباح

پاک مرد اور پاک عورت میں پس سننا دونوں کا یعنی مزامیر کا جیسے کہ نیک مرد اور عورت کو

لفقدان العلة قیاسا علی ضرب الطبل

بسبب دور ہونے علت کے موافق بجانا طبل کا

فی الحروب الاتری ان النبی صلی الله

لڑائی میں آیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ جائز کیا آنحضرت علیہ الصلوة

علیه وسلم جوز ضرب الدف فی النکاح

والسلام نے بجانا دف کا نکاح میں

لاعلان کما جاء فی الخبر من الصحاح

واسطے آگاہی کے جیسا کہ صحاح ستہ کی حدیث شریف میں آیا ہے

اعلنوا النکاح ولو بالدف وفی ایام

ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ دف کے ساتھ ہو اور عید

الاعیاد والسرور لحدیث آخر

اور دوسری خوشی کے دنوں میں جائز ہے بموجب دوسری حدیث کے

لاظهار الطرب الا ان فی صوته

واسطے اظہار خوشی کے خبردار ہو دف کی آواز میں

صفتین الاضطراب والاعلان فالا

دو وصف ہیں خوشی اور ظاہر کرنا

طرب لموزنية والاهلان لشدته

خوشی بوجہ موزونوں ہونے اوسکے اور اظہار بڑی آواز ہونے ... اوسکے

فبالنظر الى هذين وصفين اباح السماع

انہیں دو خوبیوں پر نظر فرما کر آنحضرت علیہ السلام نے مباح کیا

النبي صلى الله عليه وسلم وضربه فبما

سننا اوسکا اور بجانا اوسکا اور جو

دونه من المزامير يقاس عليه اذ حرمتها

مزامیر جو اوسکے سوا ہیں قیاس کئے جائیں اسی پر اسلئے کہ حرمت اونکی

موجودة بوجود العلة فيفقد فانها

موجود ہے بسبب وجود علت کے ہے جب وہ علت نہ ہوگی تو

مفقودة وبهذا الاستدلال حمل الامام

حرمت بھی نہ رہیگی اور اسی دلیل سے حمل کیا ہے امام

الغزالي اصوات المزامير على اصوات

محمد غزالی نے احیاء العلوم میں آوازہ مزامیر کو آواز

الطيور التي يكون لها حسن الترنم واباح

پرندوں پر جو خوش اور ترنم ہیں اور مباح کیا

استماعها فبذالك سمع بعض المغلوبين

سننا اونکا اسی سبب سے سنتا ہے سماع مزامیر کا بعض مغلوب الحال

السماع المزامير في غلبات الشوق واما

کے غلبہ شوق میں لیکن

سماع مشائخنا رضي الله تعالى عنهم

سماع مشایخ ہمارے رضی اللہ تعالی عنہم کا

فبری عن هذه التهمة فهو مجرد صوت

بری ہے اس تہمت سے اور سننا اونکا صرف زبانی

القوال مع الاشعار المشعرة من كمال

قوالون کے تہا ہمراہ ایسے شعرونکے جو خبر دیتے کمال

صنعت الله تعالیٰ

صنعت الہی سے

بندہ مترجم کہتا ہے کہ اگرچہ اکابر حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم نے سماع مزامیر کیساتھ نہین سنا فاما متاخرین نے مزامیر کیساتھ بھی سنا جیسا حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ سماع اور خط مین جو بجواب لودی جو بیالاز لکھا تحریر فرمایا ہے کہ حضرت شاہ العالمین شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز نے باوجود کمال علم ظاہر وقت شان در علم باطن سماع غنا مزامیر کیساتھ سنا اور آخر مین اس خط کے احادیث جو حرمت یا اباحت سماع مین آئی ہین اونکی خوب تحقیق فرما کر لکھتے ہین وہ لہو کے سبب حرام ہے اور واسطے غرض صحیح کے سب حلال ہے دف کا بجانا نکاح کے اعلان کو مباح ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکو شرط نکاح بتلایا ہے پس جب حلال یا مستحب ہے پھر ڈھول و طنبورہ نقارہ مین وجہ کیا فرق ہے اور بر تقدیر تسلیم حرمت مزامیر کی حرمت قطعی نہین ہے۔ دلیل قطعی نہین ہے مگر آیہ محکم یا حدیث متواتر یا اجماع امت بالفرض اگر حرام بھی ہو حرمت اوسکی احادیث احاد سے ہے اور احادیث احاد دلیل ظنی ہے حرمت سماع حدیث سے ثابت ہے مگر مالک رحمۃ اللہ علیہ قائل حرمت اوسکے نہین ہین مگر وہ فرماتے ہین شافعی شطرنج کو مباح کہتے ہین حالانکہ کہیو ذبیحہ متروک التسمیہ بنص قرآن حرام ہے شافعی حلال کہتے ہین تاویل کرتے ہین پس مسئلہ غنا و مزامیر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے نزدیک جمع طریقہ و درویشی مین نقشبندیہ مین مختلف فیہ ہے آخر مین فرماتے ہین اہل سماع و وجد تین ٣ قسم کے ہین۔ اول اہل کمال ہین کہ وجد انکی اونکے باطن پیدا ہوتا ہے۔ اور انکو بے اختیار کرتا ہے یہ جماعت ضرب السمین انکا انکار موجب خرابی دین ہے۔ دوسرے وہ اشخاص ہین سماع وا چاہئے احوال شریعہ کے سننے مین جیلد سے۔ یہ بھی اچھے ہین۔ تیسرے وہ لوگ ہین جو واسطے ریا اور دکھاوے کے وجد کرتے ہین یہ جماعت مبتدع ہین۔

الاصل الرابع فی شعر

اصل چوتھی شعر کے بیان مین

الشعر کلام موزون مشعر عن المعانی
شعر ایک کلام موزون ہے باریک معنون سے
الدقیقة یصدر عمن له طبع لطیف فهو
خبر دیتا ہے اور نکلتا ہے اوس شخص سے جسکی طبیعت لطیف ہو پس
اذا کان فی الموعظة والحکمة وشرح
جب ہو وہ شعر بیچ نصیحت اور حکمت اور ظاہر کرنے
صنع الله تعالی فما وقع فی قلب السامع ویمد الشوق
کاریگری حق سبحانہ تعالی کی اور آوے دل مین سننے والے کے کھینچتا ہے اوسکو شوق
الی الصانع کما جاء فی الخبر ان من الشعر
طرف کاریگر کے جیسا آیا حدیث شریف مین بعض شعر البتہ
لحکمة الحکمة ای ما هو فیه من الفوائد وقعت
حکمت ہین اسے وہ چیز جس مین فائدہ ہین واقع ہوتی ہے
بموزونیة فهی حکمة بالغة لتاثیر القلوب
دل مین بہ سبب موزونیت اپنی کے پس وہ حکمت ہے پہنچنے والی ہے واسطے تاثیر کے دلون مین
والطبع الموزون من مواهبه تعالی
اور طبیعت موزون بخشش سے خدا تعالی کے ہے
یؤتیه من یشاء لا صنع فیه للعبد کالصوت
دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اسمین کاریگری نہین بندہ کی جیسے اچھی

الحسن بل هو اشرف منه لانه صفة

آواز میں بلکہ طبع موزون شریف تر ہے اچھی آواز سے کیونکہ طبع موزون

مخصوصة للانسان وفی الصوت الحسن

خاص ہے انسان کے لئے اور خوش آواز ی میں

مشارکة مع الطیور وما دونها من المزامیر

شرکت ہے طیور کی اور سوائے شعر کے مزامیر سے

فهو ایضا نعمة مخصوصة من عنده تعالی

پس وہ بھی نعمت ہے خدائے تعالے کیجانب سے

الی عبده فلا قبیح فی نفسه اصلا

بندہ کو پس نہیں قباحت ہے بیچ نفس شعر کے اصلا

الا تری ان النبی صلی الله علیه وسلم امر

ایا نہیں دیکھا تم نے کہ تحقیق آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا

حسان ابن ثابت لانشاء حتی ینشو الشعر

حسان بن ثابت کو واسطے انشا کرنے شعر کے تاآنکہ وہ شعر تصنیف کرتے تھے

فی مجلسه الشریف وینشد وضع المنبر

اور پڑھتے تھے روبرو آنحضرت صلعم کے اور رکھا آنحضرت صلعم نے منبر

حین انشاه وقال اهج یا حسان وروح

وقت پڑھنے شعر حسان بن ثابت کے اور فرمایا ہجو کر کفار کی اے حسان روح

القدس معك كما ذكر القشیری فی هذا

القدس تیرے ساتھ ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے قشیری نے اس

الخبر فی کتابه بالاسناد الصحیح

حدیث کا اپنی کتاب میں ساتھ اسناد صحیح کے

فاذا كان الشعر من اثر الوحي فلا سبيل

جبکہ شعر اثر وحی سے ہے پس نہیں ہے رستہ

لانكاره ويؤيده قول النبي صلى الله

اوسکے انکار کا اور تائید کرتا ہے اسکی ایک قول آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم ان لله تعالى كنز تحت العرش

و سلم کا تحقیق خدا تعالے کے خزانہ ہین نیچے عرش کے

للانسان مفاتيحها السنة الشعراء و

واسطے انسان کے کنجیاں اونکی زبان شاعرون کی ہے

ولهذا اسماه النبي صلى الله عليه وسلم

اسیواسطے آنحضرت علیہ السلام نام رکہا ہے

الحكمة كالشرع لان نزوله من مقامه

شعر کا حکمتہ مانند شرع ہے کیونکہ اوترنا اوسکا مقام

العلي فثبت انه حسن المعنى في عينه كهو

بلند سے ہے پس ثابت ہوا شعر نیک ہے بسبب معنون کے جو اوسکی ذات مین ہین

فلا قبيح فيه الا بعارض في المواضع

پس نہین ہے برائی اوسکی مگر عارض ہونے مو قعون

القبيحة كالفحش والاستهزاء وتزيين

قبیحہ کے مانند فحش اور ہنسی ٹھٹھہ اور تعریف

المحظورات الشرعية والهجو لرسول و

ممنوعات شرعیہ کے اور ہجو کرنا پیغمبر علیہ السلام اور

المومنين وطعن الدين كما فعل الشعراء

مومنون کا اور طعن کرنا دین مین جیساکہ کیا ہے شعراء

الكذابون عن الكفرة والفجرة زمان رسول

جھوٹے کافر و فاسق بزمانہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولہ تعالی

صلے اللہ علیہ وسلم اور قول حق سبحانہ تعالے کا

والشعراء یتبعہم الغاوون محمول

کہ شاعر پیروی کرتے ہیں اونکی بہکے ہوئے گمراہ حمل کیا گیا ہے

علیہم لا علی الشعراء الذین یکون

اوپر اون جھوٹوں کے نہ اون شاعروں پر کہ ہوتے ہیں

فی شعرہم شعائر الدین اذ الاشعار

شعر اونکے شعایر دین کے جو شعر کہ

النصیحۃ مرویۃ عن اکثر الصحابۃ رضی

واسطے نصیحت دین کے ہیں اکثر اصحاب رسول اللہ

اللہ تعالی عنہم والدلیل الظاہر علیہ

علی الصلوۃ والسلام سے روایت کئے گئے ہیں دلیل ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام

ان الاشعار لقد انشد بین یدی رسول

آنحضرت علیہ السلام کے روبرو شعر پڑھے گئے ہیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو انشدہا

بلکہ خود آپ آنحضرت صلعم نے پڑھی ہیں

وھو دلیل الظاہر لاباحۃ فافہم

پس وہ دلیل ظاہر ہے واسطے اباحت کے پس سمجھ

بندہ مترجم عرض کرتا ہے طبیعتیں انسانونکی تین قسم کی ہیں طبع موزون - طبع سلیم - طبع نہ موزون نہ سلیم - طبع موزون تو وہ ہے جو شعر برعایت قافیہ و ردیف کہہ سکے - اگر کلام نیک شعر میں کہا جاوے

تو نیک اور بد کہا جاوے تو بد۔ اور طبع سلیم وہ ہے جو باطل کو ترک کر کر حق کو اختیار کرنے کا ملکہ رکھتا ہو اگر ایک شخص طبع موزون رکھتا ہو اور طبع سلیم نہیں ہو وہ مذموم ہو اور اگر طبع سلیم رکھتا ہو مگر موزون نہیں چاہئے کہ کوشش کر کر موزونیت بہی حاصل کرے تاکہ مقاصد حقہ و نصایح خاصلہ شعر میں بیان کرے اور جو شخص کہ نہ طبع سلیم ہی نہ طبع سلیم رکھتا ہو

موزون رکھتا ہو

الاصل الخامس فی صوت الحسن

اصل پانچوین آواز نیک خوش

وکلام الموزون وفی اباحتہما جمیعًا

اور کلام موزون کے بیان مین اور اون دونون کی اباحت

فاذا ثبت ان سماع صوت الحسن والشعر

پس ثابت ہوا تحقیق سننا اچہی آواز کا اور ایسے شعر کا

المشعر من صنعت اللہ تعالیٰ جائز فثبت

جس مین کاریگری الٰہی کا بیان ہو جائز ہے پس ثابت ہوا

ان سماع مباح اذا اجتماع الحسن مع المستحسن

کہ سماع مباح ہے اور جب اکٹہے ہوئے نیکی نیکی کے ساتہ

یوجب زیادۃ الحسن فیہما فہو حسن و

پس وہ زیادہ نیک ہونے کا سبب ہے اور سننا

استماعہ مستحسن ویشیر الیہ قولہ علیہ

اوسکا بہت اچہا ہے اور اشارہ کرتا ہے اسکیطرف ارشاد آنحضرت

السلام زینو القران باصواتکم فان

علیہ السلام کا سنوارو آوازوں اپنی کو پڑہنے قرآن شریف کے اسلئے کہ

الصوت الحسن یزید القران حسنًا

آواز خوش زیادہ نیک کرتی ہے قرآن شریف کے پڑہنے کو

فاذ القرآن حسن فی نفسه و ادائه بصوت

اسلئے کہ قرآن شریف نیک ہے اپنی ذات مین اور اچھی آواز سے

الحسن سبب لزیادة الحسن فیه لایقاعه

اداکرنا اوسکا اور زیادہ نیک ہے اثر کرنے کو ڈال مین

فی قلب السامع فاذا کان الشعر موافقا

سننے والے کے پس جبکہ شعر موافق

لمعناه فیدخل فی حکمه ایضا فهو لا یخلو

معنے قرآن شریف کے ہو پس وہ داخل ہے اوسکے حکم مین پس شعر دو معنون سے خالی نہیں

عن معنیین فاما فی الموعظة الحسنة

ہوتے یا نصیحت مین ہے

فاستماعه حسن بالاتفاق واما فی صفة

پس وہ بالتفاق اچھی ہے اور یا وہ شعر بیچ صفت

الخد والامرد والنساء الحسناء فهو

مردون اور عورتون خوبصورت کے ہے پس وہ

محمول علی اشعار حسن الحوار والغلمان

حمل کیا گیا ہے غلمان اور حورون بہشتی پر

فاستماعه مستحسن ایضا لتشویق المؤمن

اوسکا سننا بھی نیک ہے مومن کو واسطے شوق دلانے

الی الآخرة وصوت الحسن یوکده

آخرة کے اور نیک آواز مدد کرتی ہے شعر کی

عند الاستماع و یوجب زیادة التوشیق

اور واجب کرتی ہے زیادہ کرنے شوق کے

الیہا وھو حسن ولانہ سمع النبی صلی اللہ علیہ

طرف اوس کے شعر کے اور وہ بہت اچھا ہے اور تحقیق سنا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے

وسلم قصیدۃ کعب ابن ظہیر فی صفتہا

قصیدہ کعب بن ظہیر کا جسکے

ذکر حسن المرءۃ فتعین استماعہا کما قال

شروع میں ذکر خوبصورت عورت کا ہے پس مقرر ہو گیا سننا اوسکا جیسا کہا ہے کعب

شعر بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول الی

بن ظہیر نے جدا ہوا سعاد پس آج میرا دل غمگین ہے اس مصرعہ

ھذا ھیفاء مقبلۃ عجزاء مدبرۃ وفیہ

تک اگر آگے دیکھو کمر اوسکی باریک اور اگر پیچھے سے دیکھو سرین اوسکے موٹے ہیں اور

صفۃ عجزاء فثبت ان ذکر المصنوع لامرد

والنساء جائز فی الشرع

اس مصرعہ میں صفت سرین کی ہے پس ثابت ہوا تحقیق ذکر کرنا کاریگری جسم

استماعہ بالصوت الحسن مستحسن لانہ

امرد اور عورت کا شرع میں جائز ہے اور سننا اوسکا آواز خوش سے اچھا ہے کیونکہ

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقبول

سنا اوسکو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے قبول کر کر

وقال من حفظ ھذہ القصیدۃ فلہ

اور فرمایا جو یاد کرے اوس کو اوس کے واسطے

الجنۃ وروایۃ انہ صلی اللہ علیہ

جنت ہے اور روایت کیا گیا ہے تحقیق آنحضرت علیہ الصلوۃ

وسلم سمعہا بالالحان فی المسجد

والسلام نے سنا اوس قصیدہ کو ساتھ الحان کے مسجد میں

To: www.al-mostafa.com

فبهذا الاستدلال اباح المشائخ السماع

پس اس دلیل سے مباح کیا ہے مشائخ نے سماع کو

بالاتفاق فاما ضرب اليد على اليد

بالاتفاق اما مارنا ہاتھ کا ہاتھ پر

فعند البعض استحسانه لاطراب

نزدیک بعض مشائخون کے اچھا ہے واسطے خوش کرنے

القلوب المستمعين واظهار التواجد

دل سننے والون کے اور ظاہر کرنے اونکے وجد کے

وهو محمول على ضرب الدف وروى

اور وہ حمل کیا گیا ہے دف پر اور روایت کیا ہے

البعض انه ضرب الاعرابي هكذا بين

بعض نے کہ تحقیق مارا ہے اعرابی نے ایسا

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم

آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے

عند انشاء الشعر بالالحان حتى تواجد

وقت پڑھنے شعر کے ساتھ الحان کے یہانتک کہ جنبش کیا

النبي عليه السلام مع الصحابة رضوان الله عليهم

آنحضرت علیہ السلام مع اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم کے

اصل السادس في شروط الاباحة

اصل چھٹی بیان شرطون اباحت سماع کے

اجمع الصوفية والمحدثون ان السماع

حضرات صوفیہ و محدثین علیہ الرحمۃ متفق ہین اسپر کہ سماع

بالنظر الى نفسه مباح والعلة للحرمة
اپنے نفس میں مباح ہے اور حرمت اوسکی ہے سبب

التلهي ومارَوى الفقهاء من الاخبار
لہو کے ہے اور جو کچھ روایت کیا ہے فقہانے حدیثوں

والاثار في حرمته فهو محمول عليه ولفقد
اور آثار سے بیچ حرمت سماع کے پس وہ محمول ہے لہی پر اور گم ہو جانے

انها فقد الحرمة قال شيخنا نظام
لہو سے گم ہو جاویگی حرمت اوسکی اور فرمایا ہے ہمارے شیخ

الملة والدين قدس الله سره العزيز
حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے

وهو امقتدا علماء الدين ويكون له
اور وہ پیشوا علما کے ہیں اور انکے واسطے

مقام الاجتهاد في عصره السماع في
مرتبہ اجتہاد کا ہے اپنے زمانہ میں سماع

نفسه مباح وانما اختلف حكمه في احد
اپنی ذات میں مباح ہے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اوسکا عارض

امور الاربعة لابد السماع منها وهو
ہونے چار باتوں میں سے ایک کو جو ضرور ہیں اوسکے لیے

المسمع والمسموع والمستمع والة الاسماع
ایک سنانیوالا دوسرا سنا یا گیا تیسرا سننے والا چوتھا الہ سماع

في الذي في المسمع ان يكون من يسمع
یعنی مطرب وراگ وصوفی - اگر سنانیوالے میں گمان فتنہ کا ہو یعنی مرد یا عورت

مظنة الفتنة وفي المسموع ان من الشعر

وہ شعر اور سنے گئے ہین

ما نهي عن مثله الشرع وفي المستمع ان

جنکی مثل کو شرع نے منع کیا ہو اور سننے والے مین یہ کہ

يزيد السماع في الهواء ويدعوه الى

زیادہ کرے اوسکی حرص اور بلاوے اوسکو طرف

التصنع والريا وفي الة ان يكون يشا

بناوٹ اور ریا کے اور سازمین یہ کہ ہووے

من المزامير فاذا كان السماع منزها

مزامیر سے پس جب کہ سماع ان

من هذه العوارض فهو مباح بالاتفاق

عوارض سے پاک ہو تو یہ مباح بالاتفاق ہے

وله دلايل من المعقول والمنقول فا

اور اوسکے واسطے دلیلین ہین معقول اور منقول سے پس

المعقول لما ذكرنا والمنقول فنذكره

معقول کا تو ذکر کرلیا گیا اور منقول اب ہم ذکر کرتے ہین

في الاصول

ان اصول مین

الاصل السابع في متمسكاته

اصل ساتوین تمسکات مین

من الآيات

آیات سے

قال الله تعالی فبشر عبادی الذین

فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے خوشخبری دے میرے بندوں کو وہ جو

یستمعون القول فیتبعون احسنہ ۰ الی آخرہ

سنتے ہیں بات کو پس پیروی کرتے ہیں اچھی اس کی کو

فالقول یقتضی التعمیم والاستغراق

پس یہ بات تقاضا کرتی ہے عام طور کو اور شمول کو خالق اور مخلوق کی بات کو

والدلیل علیہ انہ مدحہم باتباع الا

اور دلیل عام ہونے پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تعریف فرمائی بندوں اپنے کی پیروی کرے

حسن اذ تفضیل الشیٔ علیٰ نفسہ لا

خوش تریں بات کی عام باتوں سے۔ بزرگی شے کی اپنے نفس پر نہیں

یجوز فثبت ان المراد بہ جنس القول

ہوتی پس صرف خالق کی بات کہ مراد نہیں ہے پس ثابت ہوا مراد جنس بات سے کہ

من کلامہ تعالیٰ و کلام المخلوق ؁

حق سبحانہ تعالیٰ کے کلام اور کلام مخلوق سے

ولو کان الالف واللام بدلا من

اور اگر ہووے الف لام عوض

المضاف الیہ کما اراد الزاہدی

مضاف الیہ کے جیساکہ ارادہ کیا ہے زاہدی نے

ای یستمعون قولی فالشعر اذا کان موافقا

اور معنی بیان کیے کہ بات میری۔ اس صورت میں شعر جب موافق ہوگا

لمعناہ یدخل فی حکمہ ایضا ۔

معنی قول خدا تعالیٰ کے داخل ہوگا اس حکم میں ۔

الثانية قوله تعالى واحل لكم الطيبات

آیتہ دوسری فرمایا ہے خدا تعالی نے حلال کئے گئے واسطے تمہارے طیبات

وهو ما يكون به طيب النفس الا ان

اور وہ وہ ہے جس سے خوش ہووے نفس مگر یہ کہ

يكون حرمته منصوصة اذ الاصل

ہووے حرام ہوا اوسکا ظاہر کیا گیا ہو کیونکہ اصل

في الاشياء الطهارة والسماع اطيبها

تو سب چیزوں میں پاکی ہے اور سماع پاکیزہ ترین چیزوں کا

لان به طيب القلب وروح الروح

کیونکہ اوس سے خوشی دل کی اور خوشی روح کی ہے

فهو ايضا حلال بدلالة النص الثالث

اور نیز حلال ہے دلیل سے آیتہ تیسری

قال الله تعالى وجعل لكم السمع والا

فرمایا خدا تعالی نے بنائے واسطے تمہارے شنوائی اور

بصار والافئدة قليلا ما تشكرون

بینائی اور دل تھوڑا تم شکر کرو

ان الله تعالى من به على العباد وهو يشتمل

تحقیق خدا تعالی نے احسان جتلایا بندوں پر شنوائی کا اور وہ شامل ہے

كل المسموعات الا ما يدعو الى الفسق

سب چیزوں سننے گئے پر مگر جو چیز کہ بلاوے فسق کی طرف

فالسماع الذي ليس له محظورات الشرعية

پس جس سماع میں محظور شرعی نہ ہو

شی فهو داخل فی حکمه وقوله تعالی

وہ داخل ہے احسانات خدا تعالےٰ میں اور فرمانا حق سبحانہ تعالےٰ کا

واستفزز من استطعت منهم بصوتك

بعض آدمی ایسے شخص ہیں جو خرید کرتے ہیں لہو کی بات کو

فهذه النصوص ماوّلة وفيها اقوال

اس نص کے معنے میں تاویل کی گئی ہے اور اس میں مفسرین کے

المفسرين قال بعضهم هو الحديث هو

بہت سے قول ہیں بعض مفسرین نے کہا ہے لہو سے مراد

السحر والكهانة وفی السمود هو اللعب

جادو اور کہانت ہے اور سمود میں کھیل

والاستهزاء وفی الصوت هو الذی

اور تمسخر ہے اور آواز ون میں مراد وہ ہے جو

يدعوا الی الفساد وقال بعضهم هی

فساد کی طرف بلاوے اور بعض مفسران نے کہا ہے کہ مراد

الغناء فتعين القول البعض ليس

غنا ہے پس متعین کر لینا بعض شخص قول کو واجب

بواجب لما ذكروان سلم تاويلهم

نہیں ہے اور اگر تاویل کو مان ہی لیا جاوے

فالتوفيق بين الاقوال ممكن اذ المراد

تب بھی موافقت کرنا اوس میں ممکن ہے اسلئے کہ غنا سے

بها غناء الجاهلية وهی استماع اشعار

مراد غنار جاہلیت ہے اور وہ سننا اون شعروں کا ہے

اللتی تکون فیہا قصاء حروب الکفار

جسمیں ذکر ہوں لڑائی شجاعت کفار کا ہو

وذکر معاشقہم ووصف اصنامہم

یا ذکر عشق بازی اونکے کا یا تعریف بتوں اونکی کی ہو

فالاصل ان اللھو واللعب والدعوت

پس اصل یہ ہے اوس غنا میں کھیل کود اور بلانا

الی الفساد فیہ موجود والدلیل علیہ

طرف فساد کے موجود ہے اور دلیل اوپر حدیث

اخر ابہ اولی لیضل عن سبیل اللہ

ہونیکی آخر آیۃ پہلی کا کہ جو گمراہ کرتا ہے خدا تعالے سے وہ غنا جاہلیت ہے

فالسماع الذی یفتح سمع الاغنیاء ویدعو

پھر سماع جو کھولے کان سننے والوں کے اور بلاوے

الی سبیلہ تعالی بترک الالتفات عما سواہ

طرف راستے اللہ تعالے کے ساتھ چھوڑ دینے توجہ بے غیر اللہ کے پس

خارج عن حکمہ ولہذا اول ابن مسعود

وہ خارج ہے حکم غنا جاہلیت سے اور اسیواسطے تاویل کیا ہے ابن مسعود

رضی اللہ تعالی عنہ لھو الحدیث بالشعر

رضی اللہ تعالے نے لہو حدیث کو ساتھ شعر کے

واستماع الشعر فی نفسہ لیس بحرام لانہ

اور سننا شعر کا اپنی ذات میں حرام نہیں ہے کیونکہ

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم والشد

سنا ہے آنحضرت علیہ السلام نے اور پڑھا ہے شعر کو

الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ؛

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روبرو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

فالحرمت فيه بعارض وهو الاستهزاء

پس حرام ہونا شعر کا بسبب عارض کے ہے اور وہ تمسخر ہے

فی الدین والاضلال وتزیین الکفر فی

بیچ دین کے جو گمراہ کرتا ہے بسبب زینت دینے کفر کے

قلوب المومنین کما ذکرنا فی شان

مسلمانوں کے دلوں میں جیسا کہ ذکر کیا

شعراء الضالین فحکمه صار فی الغناء ايضاً

شعراء گمراہ کا پس حکم شعر کا غنا میں بھی ہے یعنی غنا بھی

فهو اذا كان فارغاً عن هذه العوارض

فی نفسہٖ حرام نہیں اگر دیا عورت کی زبانی سننے سے حرام ہو جاتا ہے پس غنا جب خالی ہو ان عوارض کر

مباح بالاتفاق

جو موجب حرمت ہیں پس وہ مباح ہے بالاتفاق

فصل الثامن فی تمسکاته

آٹھویں فصل بیچ بیان تمسکات

من الاخبار المشهور

حدیثوں مشہور سے

منها ما روی الثقات عن عائشة رضی

اور بعض احادیث سے وہ ہے جو روایت کی ہے ثقہ بزرگوں نے حضرت عائشہ

الله تعالى عنه بالاسناد الصحيح ان

رضی الله تعالے عنہا سے ساتھ اسناد صحیح کے تحقیق

ابا بكر رضي الله تعالى عنه دخل عليها

ابو بکر رضی الله تعالے عنہ حضرت عائشہ کے گھر میں داخل ہوئے

وعندها جاريتان تغنيان وتضربان

اور ان کے پاس دو چھوکریاں تہیں جو گا رہی تہیں اور دف

بدفين ورسول الله صلى الله عليه وسلم

بجاتی تہیں اور آنحضرت علیہ السلام

متغش بثوبه فانتهرهما ابو بكر فكشف رسول

منہہ پر چادر لئے ہوئے لیٹے تہے پس منع کیا ان لڑکیوں کو حضرت ابو بکر نے گانے سے پس رسول

الله صلى الله عليه وسلم عن وجهه وقال

خدا علیہ السلام نے منہ مبارک اپنا چادر سے کہولا اور فرمایا

دعهما ابا بكر فانهما ايام عيد في رواية

چھوڑ اسے ابا بکر ان دونوں کو تحقیق یہ دن عید کا ہے اور ایک دوسری

اخرى قال ابو بكر رضي الله تعالى عنه

روایت میں ہے کہ ابو بکر رضی الله تعالے عنہ نے

مزمار الشيطان مرتين فقال النبي

دو بار فرمایا مزمار شیطان ہے پس فرمایا آنحضرت

صلى الله عليه وسلم دعهما يا ابا بكر فان

علیہ السلام نے چھوڑ ان دونوں کو ابوبکر کہ تحقیق

لكل قوم عيد وعيدنا هذا اليوم فنهى

واسطے ہر قوم کے عید ہے اور عید ہماری آج کا دن ہے پس منع کرنا

ابی بکر یدل علی حرمة السابقة لعلت

حضرت ابوبکر رض کا دلالت کرتا ہے پہلی حرمت پر سبب

التلهی و الدعوت الی الفساد و التی

لہو کے اور بلانے طرف فساد کے جو

توجد فی غناء الجاهلیة وتسلیم رسول

غنار ایام جاہلیت میں تہا اور مان لینا رسول اللہ

الله صلی الله علیه وسلم یشیر الی اباحة

صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کرتا ہے مباح ہونے کی

الاحقة و بالنظر الی الاصل وهو الصوت

جو لاحق ہے نظر کرنے اصل اباحت کے ہے اور وہ آواز

والکلام الموزون المشحون من الحکمة

خوش و کلام موزون ہے جو شامل ہے حکمت

والموعظة وحب الله تعالی فاذا کان

اور نصیحت اور محبت حق سبحانہ تعالے پر پس جبکہ تہا

غناء الجاهلیة حراما لهجا للسکر و لا

غنار جاہلیت کا حرام برانگیختہ کرنیوالا نشہ کا اور

صنام فکان غناء الاشعار التی یکون

بتونکو پس ہوا وہ غنا اور شعر جن میں

فیها ذکر الالاءة النعمة و نعمائه المودعة

ذکر ہو نشانیوں نعمتہا اللہ تعالی جل شانہ کا جو پہنچی ہیں

منتجا بتزیین الاسلام فی القلوب و

اور نتیجہ دینے والی ہیں آراستگی اسلام کو دلوں میں اور

الدعوة الى دار السلام عند علام

بلانیوالی اپنی طرف سلامتی کے گھر کے نزدیک جاننے والے

الغیوب وکذلك قال الصوفیة السماع

غیبوں کے انہی واسطے فرمایا ہے حضرات صوفیہ علیہ الرحمۃ نے کہ سماع

محرك القلوب الی عالم الغیوب فان

حرکت دینے والا ہے دلوں کو طرف عالم الغیوب کے پس اگر

قلت اذا کانت اباحة مقیدة فی یوم

کہے تو جب اباحت قید کی گئی عید ہی کے

العید فکیف یدل علی استماعة فی غیر

دن کو ہے پس کیونکر دلالت کرتا ہے غیر وقت عید کے

ذلك الوقت قلت المراد بالعید

سننے کو کہینگے ہم مراد عید کے

یوم عید به السرور والدلیل علیه

دن سے وہ دن ہے جس میں خوشی ہو اور دلیل اسپر

ذکر الایام ویؤیده قوله تعالی ربنا

فرمایا علیہ السلام کا ذکر ایام عید نہ ایک دن عید کا اور تائید کرتا ہے اسکی قول اللہ تعالی کا

انزل علینا مائدة من السماء الی الاخر

اوتار ہمارے اوپر خوان آسمان سے آخر

آیة یکون عیدا لاولنا واخرنا

آیۃ تک ۔ تاکہ ہووے عید ہماری واسطے اول اور آخر

فالمراد به اعادة السرور فثبت ان

پس مراد عید سے پھر آنا خوشی کا ہے پس ثابت ہوا

كل يوم يعود بالسرور فهو عيد

جب دن خوشی ہو دے سے دن عید کا ہے

ومنها ما روی عن عائشة رضی الله

اور بعض اخبار مشہورہ سے وہ ہے جو روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رضی الله

تعالی عنها قالت كانت عندی جارية

تعالے عنہا سے فرمایا ہے حضرت صدیقہ نے تھی میرے پاس ایک لڑکی

من الانصار فزوجتها الی رجل من

قبیلہ انصار سے نکاح کردیا میں نے اوسکا ایک مرد انصار کے

الانصار فقال رسول الله صلی الله عليه

ساتھ پس فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ

وسلم يا عائشة الا تغنين هذا الحی

وسلم نے اے عائشہ کیوں غنا نہ کیا تو نے قبیلہ

من الانصار فانهم يحبون الغناء فهذا

انصار میں کیونکہ انصار دوست رکھتے ہیں غنا کو پس یہ

الحديث دليل اباحة مطلقة لان النبی

حدیث دلیل ہے مطلق مباح ہونے غنا پر کیونکہ تعریف فرمائی

صلی الله عليه وسلم وصف الانصار

آنحضرت علیہ السلام نے انصار کو

بحب الغناء وقد قال الله فی شان

دوستی غنا سے اور تحقیق فرمایا حق سبحانہ تعالے نے بیچ شان

اصحابه ولكن الله حبب اليكم الايمان و

اصحاب آنحضرت علیہ السلام کے تحقیق محبوب کردیا ہے تمکو ایمان اور

زينة في قلوبكم وكره اليكم الكفر

زینت کر دیا ہے اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کر دیا تمہارے دلون مین کفر

والفسوق والعصيان فلو كان

اور فسق اور گناہ پس اگر ہوتا

الغناء معصية لكان عليهم مكروها

غناء گناہ البتہ ہوتا اوپر دلون مین مکروہ

لا محبوبا فثبت به ان استماعه مستحب

نہ محبوب پس ثابت ہوا اس سے کہ سننا غنا کا مستحب ہے

في كل الازمان فلا يختص في الوليمة

سب اوقات مین نہ ایک وقت مین اسلئے کہ نہین خاص ہے ولیمہ کو

اذ الحب لا يتعين في وقت دون وقت

محبت تو سب وقت کو شامل ہوتی ہے

فيشتمل كل الاوقات وفي اباحته كثيرا

مباح ہونے غنا مین بہتسا حدیثین

من الاخبار المسندة من حيث لا يحصى

اسناد کی ہوئی ہین اون کا احاطہ

عددها ونحن اكتفينا بالحديثين اذهما

نہین ہو سکتا ہمنے دو حدیثون پر کفایت کری گواہی کو

كافيان للشهادة وما روى الفقهاء من

کافی ہین اور جو روایت کی فقہا علیہ الرحمۃ نے

الاخبار عن ابي امامة وجابر وغيرهما

حدیثین ابی جابر امامہ اور دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

رضی اللہ تعالی عنہم فی حرمتہ فلا

رضی اللہ تعالے عنہم سے بیچ حرمت غنا کے وہ نہیں

یتصل بصحت الاسناد فلا یعتبر عند

ملتی سند صحیح سے پس اعتبار نہیں کیا گیا نزدیک

المحدثین کما ذکر الشیخ مجد الدین رحمہ اللہ

محدثون کے جیساکہ ذکر کیا شیخ مجد الدین رحمہ اللہ

علیہ فی کتابہ صراط المستقیم ولو اعتبر

علیہ نے اپنی کتاب صراط المستقیم مین اور اگر اعتبار بھی کیا جاوے

فلا یعارض حدیث عائشۃ رضی اللہ

نہیں مقابل ہوتی حدیث عائشہ رضی اللہ

تعالی عنہا لانہا اشہر فیہا منہ ولو تأ

تعالے عنہا کو کیونکہ وہ مشہور تر ہین غنا مین اوس سے اور اگر

ملت فیہا لعرفت ان کل واحد منہا

تامل کرے تو اون دونون حدیثون مین پہچان جاویگا تو کہ تحقیق اون دونون مین

دلیل علی اباحتہ فالاول ما روی عن

دلیل اباحت کی ہے اسپ پہلی حدیث جو روایت ہے

ابی امامہ رضی اللہ عنہ انہ قال علیہ

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے تحقیق فرمایا آنحضرت

الصلوۃ والسلام ما من رجل یرفع

علیہ الصلوۃ والسلام نے کوئی آدمی جو بلند کرتا ہے

صوتہ فی الغناء الا بعث اللہ علیہ

آواز اپنی غنا مین بھیجتا ہے اللہ تعالے اوسپر

الشيطانين احدهما على هذا المنكب

دو شیطانوں کو ایک اوس کے ایک کندھے پر اور

الآخر على هذا المنكب فالوعيد بر

دوسرا ایک کندھے پر پس تو عید آتا ہے بلند

الى رفع الصوت عند الغناء لا الى

کرنے والی آواز پر غنا کرتی ہوئی

السماعة فلا حجة للمنكر في حرمة اذ هو

سننے والی پر پس نہیں حجت ہے منکر کو حرمت غنا پر کیونکہ

مزاحمة عند الاستماع فهو ممنوع لمن اجهر

بلند کرنا آواز کا مزاحمت کرتا ہے سننے غنا کے اور یہ ممنوع ہوا

فيدل على جواز استماعه الا ترى ان لنا بسر

پس دلالت کرتی ہے جائز ہونے سننے سماع کو آیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ ات ن

امر بالاستماع والانصات عند تلاوة

حکم کئے گئے ہیں ساتھ سننے کے اور چپ رہنے کے وقت تلاوت

القرآن اذ التكلم مزاحمة الاستماع الا

قرآن شریف کے کیونکہ کلام کرنا مزاحمت کرتا ہے سننے کو

خبر ما روى عن جابر رضي الله تعالى عنه

اور حدیث دوسری وہ ہے جو روایت کی ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے

عن النبي عليه الصلوة والسلام

آنحضرت صلوۃ اللہ و سلامہ علیہ سے

قال عليه السلام ان ابليس اول من

فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اول وہ شخص جسنے گیا

زاجر للغني فهو مأول بالغناء للرياء

[illegible] یہ حدیث [illegible]

للتحريض [illegible] الاستهزاء اذ [illegible] في غناءه

[illegible] اور [illegible] ہنسی سے گانے پر کیونکہ توجہ اور گانا

دعوة الى الرياء واللهو فهو ممنوع بالاتفاق

اسکا ہے ریا و لہو ہے پس یہہ ممنوع ہے بالاتفاق

اما النوحة على فوت العبادة والغناء لطيب

لیکن رونا فوت عبادت پر اور گانا واسطے خوشی

القلب فلا يشتبه فهو مباح كما ثبت فبهذا

دل کے شبہہ نہیں ہوتا ابلیس سے پس وہ مباح ہے جیسا کہ ثابت ہوا پس اس

يحصل التوفيق بالاخبار وهو الاصل اما

تقریر سے حاصل ہوتی ہے موافقت حدیثوں میں اور وہ اصل ہے لیکن

قولهم الغناء حرام والجلوس فيها فسق

یہ قول فقہا کا کہ غنا حرام ہے اور بیٹھنا اوس میں فسق ہے

والتلذذ بها كفر فهو افتراء محض منه ليس

اور لذت پانا اوس سے کفر ہے یہ قول افترا محض ہے نہیں ہے

فيه فرق كلامه عليه السلام اذ التلذذ

اسمیں فرق کلام آنحضرت علیہ السلام کا کیونکہ لذت پانا

بالحرام وان كان زنا ليس بكفر عند اهل السنة

گناہ سے اگرچہ زنا ہی ہو کفر نہیں ہے نزدیک اہل سنت

والجماعة فهذا القول يرجع الى عقيدة اهل

و جماعت کے پس یہ قول رجوع کرتا ہے طرف عقیدہ اہل

الهواء فلا يعتقد به ؛

ہوا خواہ جسکے اعتقاد کرنا چاہئے اوسکو

الاصل الناسع فی آثار المرویة

اصل، نویں بیچ خبروں مشہور کے جو روایت کی گئی

عن الثقات

ثقات سے

روی الشیخ العارف ابوطالب مکی رحمة

روایت کیا شیخ عارف ابو طالب کی

الله تعالی علیه عن کثیر من السلف صحابی

علیه الرحمة نے بہت سے سلف صالح اصحابون

وتابعی وغیرهم ان السماع مباح وسمع

اور تابعین اور سوائے اونکے سے کہ تحقیق سماع مباح ہے اور سنا ہے

کثیر من الصحابة والتابعین وقوله معتبر

بہت سے اصحاب اور تابعین رضہ نے اور قول اونکا معتبر ہے

لوفور علمه وکمال حاله وعلمه باحوال

بہ سبب زیادتی علم اونکے اور کمال حال اونکے اور علم اونکے احوال

السلف وقال ان انکر هذا السماع مجملا

سلف پر اور فرمایا اونہوں نے اگر انکار کیا جاوے اس سماع کا مجمل

مطلقا غیر مقید ومفصلا یکون انکار

مطلقاً بغیر قید اور تفصیل کے تو یہ انکار ہوگا

على سبعين صديقاً وان كنا نعلم الا

ستر صدیقوں کا اور ہم جانتے ہیں کہ

نكار اقرب الى طبع القراء المتزهدين

انکار قریب تر ہے طرف طبیعت قاریوں اور زہد کہلانیوالوں کی

وانا لا نفعل ذلك لان نعلم ما لا يعلمون

اور ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ ہم جانتے ہیں اور ان چیزوں کو کہ وہ نہیں

وسمعنا من السلف الصالح ما لا يسمعون

اور سنا ہے ہم نے سلف صالح سے وہ جو نہیں سنا ہے انہوں نے

وقال ايضاً ان المنكر للسماع على الاطلاق

اور کہا ہے کہ تحقیق منکر سماع مطلقاً

من غير تفصيل لا يخلو من احد الآفات

بدون تفصیل خالی نہیں تین آفتوں سے

الثلثة اما جاهل بالسنن والآثار واما

یا تو جاہل ہے سنتوں اور آثار سے اور یا

معتس بما ابيح له من اعمال الاخيار واما

تنگ کرنیوالا ہے اوس چیز کو کہ مباح کیا گیا ہے اوسکو نیک عملوں سے اور یا

جامد الطبع لا ذوق له وهو كمار يحمل

جامد ذہنی ہے کہ نہیں ذوق اوسکو اور وہ [illegible]

اسفارا وذكر في كتاب البيان في الفقه

[illegible] اور ذکر کیا ہے بیچ کتاب بیان کے بیچ علم فقہ کے

يروى عن عثمان رضي الله تعالى عنه

روایت کی گئی ہے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے

انه كان عمر [illegible] ابيات العربية [illegible] كان

[illegible]

وقت السحر قال امسكوا فان هذا وقت

وقت تجر کا وہ ڈرتے بند ہو جاؤ یہے جب رہو وقت

الاسفار وروى الشيخ عبد الرحمن السلمى

صبح کا ہے اور روایت کی گئی ہے شیخ عبد الرحمن سلمی سے

باسناد عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما

ساتھ اسناد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے

انه سئل عن الغناء فقال لا باس به اذا

کہ تحقیق وہ سوال کئے گئے غنا سے فرمایا نہیں ہے خوف جب

لم يكن معه شراب وفي تهذيب الا

نہو اور سکے ساتھ شراب اور بیچ تہذیب الاخلاق کے

مام الشافعي ان عمر رضي الله تعالى عنه

امام شافعی رح سے منقول ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

اذا خلا في داره يترنم بالبيت او بيتين

اپنے گھر میں اکیلے ہوتے ترنم کرتے ایک بیت یا دو بیت کے ساتھ

فاستاذن عليه عبد الرحمن بن عوف

پس اذن مانگا انکو عبد الرحمن بن عوف نے

وهو يترنم فقال سمعتني يا عبد الرحمن

حالانکہ وہ ترنم کرتے تھے پس کہا سنا تو نے اے عبد الرحمن

فقال نعم اذا خلونا منازلنا نقول كما تقول

کہا ہاں جب میں اکیلا ہوتا ہوں اپنے مکان میں کہتا ہوں جیسا تم کہتے ہو

فثبت بهذا ان الغنا لتطيب النفس مبا
پس ثابت ہوا کہ غنا واسطے خوش کرنے نفس کے مباح تھا

وهو متعارف بينهم وذكر الغزالي عن
اور مشہور تھا ان میں اور ذکر کیا ہے امام غزالی نے

يونس بن عبد الاعلى انه قد سئلت الامام
یونس بن عبد الاعلی سے کہ سوال کئے گئے امام

الشافعي عن اباحة اهل المدينة السماع فقال
شافعی رح مباح کرنے سماع کو اہل مدینہ سے پس فرمایا

لا اعلم احدا من علماء الحجاز ان يكره السماع الا ان
نہیں جانتا ہوں میں کسیکو علمار حجاز سے کہ مکروہ جانتا ہو راگ کو مگر یہ کہ

يكون منه في الاوصاف منكرا اما قول ابن
ہووے کوئی وصف انکار کئے گئے سے لیکن قول ابن

مسعود رضي الله تعالى عنه الغناء ينبت النفاق
مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا کہ غنا اوگاتا ہے نفاق کو

في القلب كما ينبت الماء البقل فهو دليل
دل میں جیساکہ اوگاتا ہے پانی سبزہ کے تئیں پس یہ دلیل ہے

على اباحته اذ النفاق لا يصلح الا في امر
مباح ہونے پر اوسکی اسلئے کہ نفاق صلاحیت نہیں رکہتا مگر نیک

صالح بان يكون الفاعل نية فاسدة فاذا
کام میں اسطور پر کہ فعل کرنیوالے کی نیت فاسد ہو پس

النية الفاسدة يفسد العمل فثبت بهذا
نیت فاسد نیک عمل کو فاسد کرتی ہے پس ثابت ہوا اس سے کہ

أن الغناء في نفسه أمر صالح بالاتفاق

کہ غنا اپنی ذات میں نیک ہے بالاتفاق

أما قول عثمان رضي الله تعالى عنه ما

لیکن قول عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ نہ

تغنيت ولا تمنيت ولا مسست ذكري

گایا میں نے اور نہ آرزو کی میں نے اور نہ چھوا ستر گاہ اپنی داہنے ہاتھ

بيميني منذ بايعت رسول الله صلى الله

جب سے کہ بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فهو محمول على غناء الجاهلية

علیہ وسلم سے پس یہ قول حمل کیا گیا غناء جاہلیت پر

لتوفيق الآثار بين القولين وهو الأصل

واسطے موافقت دونوں قولوں کے۔ یعنے قول اول گانے و کنیزوں کے پس اباحت اصل

ولذا قال الشيخ في السماع حلال وحرام

اور اسی لئے فرمایا حضرت سلطان المشائخ نے کہ بیچ سماع کے حلال و حرام

وشبهة فمن سمع بنفس مشاهدة شهوة

و شبہہ ہے پس جو شخص سنے ساتھ نفس شہوت اور حرص کے

وهوى فهو حرام لمشابهة غناء الجاهلية

پس یہ حرام ہے واسطے مشابہ ہونے غناء جاہلیت کے

ومن سمع بطبع على صفة مباح من

اور جو کہ سنے ساتھ طبیعت کے اوپر صفت مباح کے کنیز

جارية أو زوجة كان فيه دخول شبهة فهو

یا زوجہ اپنی سے اور اس میں شبہہ ہوتا ہے

ومن سمع بقلب سلیم عن اللھو والطبع لا

اگرچہ سماع ہے اپنی ذات میں اور کوئی سنے دل سلامت سے جو لھو اور لذت طبیعت کے

عتبار والانتباہ والشوق الی لقاء اللہ تعالی

سبب نہ واسطے عبرت اور خبردار ہونے اور شوق ملاقات واسطے رب اپنے کے

فلو حلال بالاتفاق ویومی الیہ اقوال الصوفیۃ

پس یہ حلال ہے بالاتفاق اور اشارہ ہے طرف اوسکے اقوال حضرات صوفیہ نیز

قال ذو النون السماع وارد حق یزعج القلوب

فرمایا ہے حضرت ذوالنون مصری رح نے کہ سماع وارد حق تعالی کیطرف سے ہے اوٹھاتا ہے دلوں

الی الحق فمن اصغی الیہ بحق تحقق ومن اصغی

طرف خدا تعالی کے پس جسنے واسطے حق کے سنا محقق ہوا اور جسنے سنا تقاضا سے

الیہ بنفس تزندق وکذا قال الشبلی رح حین

نفس کے زندیق ہوا اور ایسی ہی فرمایا شبلی رح نے جب

سئل عنہ ظاہرہ فتنۃ وباطنہ عبرۃ فمن عرف

پوچھا گیا اون سے ظاہر سماع فتنہ ہے اور باطن اوسکا عبرت ہے پس جسنے پہچانا

الاشارۃ حل لہ السماع والا فقد استدعی

اشارہ کو حلال ہوا اوسکو سماع اور نہیں تو چاہا اوس نے

الفتنۃ وتعرض البلیۃ فثبت بہا ان السماع

فتنہ اور آگے آئی بلا پس ثابت ہوا سماع

اللطیف غذاء الارواح لاہل المعرفۃ

لطیف غذا روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے

وبالنظر الی نفسہ حسن لا قبح اصلا ذ

اور اپنی ذات میں اچھا ہے کوئی قباحت اوس میں نہیں کیونکہ وہ

حظ الارواح وبه هزت الاشباح

حظ روح ہے اور ہلتے ہیں اوس سے بدن

وقال ابو علی دقاق السماع لطف غذا

کہا ہے بو علی دقاق رحمہ نے کہ سماع لطیف تر غذا

الارواح لاهل المعرفة ولكن مختلف حكمه

روح کی ہے واسطے اہل معرفت کے مگر مختلف ہوتا ہے حکم اوسکا

بحكم المستمعين فمن حمله على حق فله حق

سب حکم سننے والون کے پس جسنے حمل کیا اوسکو حق پر اوسکے واسطے حق ہے

ومن حمله على ضده فله كذالك فهو كالرائحة

جسنے حمل کیا بخلاف اوسکے پس اوسکے واسطے ویسا ہی ہے پس وہ مانند ہوا

الشجرة اذهب على البساتين بروح المشام

درخت کے ہے جب وہ چلتی ہے باغون میں راحت دیتی ہے دماغ کو

الطيبه واذا مرت على المزابل يحرق نفسها

ساتھ خوشبو کے اور جب وہ چلتی ہے گندگی پر جلاتی ہے دماغ کو بدبوی سے

فالاحتياط على قدر المستمعين قال الشيخ

پس احتیاط ہے سماع میں اوپر اندازہ حال سننے والون کے فرمایا حضرت شیخ سلطان المشائخ

السماع ثلث متسمع ومستمع وسامع

سماع سننے والے تین قسم ہیں متسمع و مستمع و سامع

المتسمع يسمع بوقت والمستمع يستمع

متسمع سنتا ہے ساتھ وقت کے اور مستمع سنتا ہے

بحال والسامع يسمع بحق فالصفة المتسمع

ساتھ حال کے اور سامع سنتا ہے ساتھ حق کے پس صفت متسمع

التواجد وصفة المستمع الوجد وصفة

تواجد ہے اور صفت مستمع وجد ہے اور صفت

السامع الوجود كما سنذكر في هذا الاصل

سامع وجود ہے قریب ہے کہ ذکر کرتے ہم اسکا بیچ اصل کے

الفصل العاشر في بيان

فصل دسویں بیچ بیان

حقيقة التواجد

حقیقت تواجد کے ہے

التواجد حركة موزونة تصدر عن

ای حرکت موزون ہے جو صادر ہوتی ہے

المستمع بلا اختيار عند غلبة السماع

سننے والے سے بلا اختیار اوسکے وقت غلبہ سماع کے

عليه فهو محسن اذ هو يستدعي وجد

اوسپر پس وہ اچھا ہے کیونکہ وہ خواہش کرتا ہے دل کے

القلب والوجد داعي الى وجود

بلانیکو اور دل کاپانا بلاتا ہے طرف وجود

المحبوب ويؤيده قول النبي عليه

محبوب کے اور مدد کرتا ہے اوسکی ارشاد آنحضرت علیہ

السلام قال عليه السلام حين اطلق

فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے

معاویة رضی الله تعالی عنه التواجد
معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے تواجد

علی اللعب یا معاویة لیس بکریم
پر لعب ہے اے معاویہ نہیں ہے کریم وہ

من یهتز عند سماع ذکر الحبیب و
شخص جو نہ جنبش کرے وقت سننے ذکر حبیب کے اور

سئل الجنید رحمة الله تعالے عنه
دریافت کئے گئے جنید رحمۃ اللہ تعالے

عن التواجد فقال ان الله تعالی
تواجد سے پس کہا تحقیق اللہ تعالے نے

خاطب الارواح فی المیثاق بقوله
خطاب کیا روحوں کو دن میثاق کے

الست بربکم استغربت عن ربهما
کیا نہیں تمہارا رب نہیں ہوں پس ہو گئی ارواحیں پروردگار اپنے سے

بسماع الکلام فالارواح اذا سمعوا
سننے اس کلام سے پس ارواح جب سنتی ہیں

السماع حرکتهم ذکر ذلك فالاهتزاز
سماع حرکت دیتا ہے انکو یاد کرنا اوس آواز کا پس جنبش کرنا

به لیس بمنکر لان النبی علیه السلام
سننے سماع کے نہیں انکار کیا گیا کیونکہ آنحضرت علیہ السلام نے

فعل کذا والصحابة رضی الله تعالی عنهم
ایسا کیا ہے اور اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم نے

كذالك وقد روي انه عليه الصلوٰة

بھی ایسا کیا ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے آنحضرت علیہ الصلاۃ

والسلام قال لعلي رضي الله تعالى

و السلام نے علی رضی اللہ تعالے

عنه انت مني و انا منك فحجل وقال

عنہ کو فرمایا تو میرے سے ہے اور میں تیرے سے ہوں پس جنبش کرایا علی نے اور فرمایا

لجعفر رحمه الله تعالى عنه اشبهت خلقي و

حضرت جعفر رحمہ اللہ تعالے عنہ کو تو مشابہ ہوا صورت اور سیرت

خلقي فحجل وقال لزيد رضي الله تعالى

میری میں پس جنبش کیا اور فرمایا زید رضی اللہ تعالے

عنه انت اخونا ومولانا فحجل والتحجل

عنہ کو تو بھائی میرا ہے اور محبوب میرا ہے پس جنبش کیا جنبش کرنا

عند الطرب وهو صفة للروح كما

خوشی کے وقت اور صفت روح کی ہے جیسا کہ

يشير الجنيد رحمة الله تعالى عنه اليه

اشارہ کیا ہے جنید رحمۃ اللہ تعالے عنہ نے طرف اسکی

وتحريك بالقلب فالروح محرك

اور متحرک ہوتا ہے ساتھ اوسکے دل پس روح حرکت دینے والی ہے

والقلب محرك فاذا كان الروح

اور قلب حرکت دیا گیا ہے پس جو وقت کہ روح

يهتز بالنغمة والقالب هيبا به فلا

جنبش کرے اور قالب یعنے جسم گروی اوسکے ہو پس نہیں

يصدر عن المتواجد الا لحركة
صادر ہوتی وجد کرنے والے سے مگر حرکت

الموزونة اذ النغمة موزونة فلا
موزون کیونکہ نغمہ موزون ہے پس نہیں ہے

سبيل لانكاره لانه يوجد بلا
راستہ واسطے انکار کے کیونکہ پایا جاتا ہے وہ بغیر

اختيار المتوجد فالتواجد
اختیار کے وجد کرنے والے میں پس وجد کرنا

دون الرقص اذ هو تحرك باختيار
علاوہ رقص کے ہے بہ سبب اسکے کہ رقص ایک حرکت ہے باختیار

للتصنع وهو فعل السفهاء و
واسطے دکھلاوے کے اور یہ کام احمقوں کا ہے

المتصنعين عند غلبة الهواء
وقت غالب ہونے ہوا و حرص کے

فهو حرام بالاتفاق اما
پس وہ حرام ہے بالاتفاق پس

حركة التواجد متنوعة بتنوع
حرکات وجد کرنیوالے کی طرح طرح کی ہیں بسبب طرح طرح

الاحوال حركة تصدر عن
ہونے حال اور کے ایک حرکت ہے [illegible]

عند التعجب وهو تحركه
وقت تعجب کرنے کے مانند حرکت

المذبوح عند الذبح وحركة توجد بهم
ذبوح کے وقت ذبح کے اور ایک حرکت ہے جو پائی جاتی ہے

عند الطلب وهي كحركة النون عند
وقت طلب کے اور یہ حرکت مانند حرکت مچھلی کے ہے وقت

مشاهدة اليم عن الساحل وحركة تبعث
دیکھنے اوس کے دریا کو کنارہ پر سے اور ایک حرکت ہی جو پیدا ہوتی

منهم عند الطرب وهي كحركة الفراش
وقت خوشی کے اور وہ مانند حرکت پروانہ کے ہے

عند لقاء النور فالتعب للنفس والطلب
نزدیک ہونے روشنی کے پس کرب واسطے نفس کے ہے اور طلب

للقلب والطرب للروح فهذا الاهتزاز
واسطے دل کے ہے اور خوشی واسطے روح کے ہے پس یہ جنبش

مختص باهل الكمال كما اهتز النبي صلى الله
خاص ہے واسطے اہل کمال کے جیسا کہ جنبش کی ہے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم مع اصحابه عند سماع هذه القصيدة
علیہ وسلم نے ساتھ اپنے اصحاب کے نزدیک سننے اس قصیدہ کے

المملو من المحب لقد لسعت حية الهوى
کہ بھرا ہوا ہے مضمون محبت سے تحقیق کاٹا سانپ دوستی نے

كبدي فلا طبيب له ولا راقي الا الحبيب
میرے جگر کو نہ اوسکا طبیب ہے اور نہ دوا مگر وہ دوست

الذي شغفت به فعنده رقيتي وترياقي
جسکا فریفتہ ہوں میں اوسکے نزدیک ہے دوا میری اور تریاق میرا

حضرت مرزا جانی علیہ الرحمۃ　مکاشفہ ...

بگزید رخ شفقت جگر ساب ... حبیب ... رخ ...

نگر ... حبیب دیر کہ ربود دل زدستم　لبنوں گری ... بکسد علاج ...

حتی سقط ردائہ عن منکبیہ فاذا کان

تا آنکہ گری چادر آنحضرت علیہ السلام کے شانہ سے پس جبکہ ہوا

التواجد فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تواجد فعل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

واصحابہ رضی اللہ تعالی عنہم فہو محمود

اور اصحاب آنحضرت کا پس وہ اچھا ہے

وان کان بالنظر الی ظاہرہ لعب کما نسبہ

اگرچہ بلوی النظر مین بظاہر لعب ہے جیسا کہ نسبت کیا

معاویۃ رضی اللہ عنہ حیث قال ما احسن

معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کیا اچھا ہے

لعبک یا رسول اللہ فمنعہ النبی صلی اللہ علیہ

لعب تمہارا یا رسول اللہ صلعم پس منع فرمایا انکو رسول علیہ

وسلم کما ذکرنا وکان لہ ظاہر فباطن

السلام نے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے اور ... اسکے یہی حرکات ...

ظاہرہ حرکات موزونۃ باطنہ غلبات

جو دیکھے جاسکتے ... باطن ... غلبات ...

محبۃ فہو عند ارباب الصورۃ

... پس وہ نزدیک ظاہر ... کے ...

هزل اذ هم لا يطلعون على غلبات السر

ويحسون الحركة الصورية وعند اصحاب

السر جد اذ هم يغلبون بالمشاهدة

السرية ولا يشاهدون الحركة الصورية

وفي الخبر المسند ينبئ عن هاتين الحالتين

وهو صحيح لا شبهة فيه اما خلجان صاحب

الوجد فيه محمول على قول معاوية

في اطلاق التواجد على اللعب فهو

شيخ ذاكر شاكر بنعمة الله تعالى لا يفتر

عن ذكره ليلا ونهارا بسر او جهر او قرب

الى صفوة الملائكة ليس له من حالة العشق

وغلبة السماع شعور اذ ليس بينهما ملازمة

اور غلبہ سماع سے شعور نہیں ہے ان دونوں میں لزوم

مساوية لا يوجد احد بدون الآخر

برابری کا نہ پایا جاوے ایک دوسرے میں

كما ذكر شيخنا نظام الحق والدين عن الشيخ

جیساکہ ذکر کیا ہمارے شیخ رحمۃ للعالمین سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا نے شیخ

العارف نجم الدين قدس الله سرهما

نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملفوظ

في الفوائد الفوائد قال في شانه

فوائد الفوائد میں فرمایا بیچ شان اونکے

كل نعمة ما هي ممكن للبشر وجودها فهي

تحقیق جو نعمت کہ ممکن ہو انسان کو وہ نعمت موجود ہے

موجودة الا نعمة الشوق ونعمة السماع

ان ہمارے بیان میں مگر نعمت عشق و نعمت سماع

فالاثرهما مفقود لقوة الصحو والاشتغال

پس اثر ان دونوں کا گم ہے اونمیں بہ سبب قوی ہونے قوۃ صحو اور مشغول ہونے

بالتعبد فتخليجانه لا يدل على ضعف هذا

اونکی عبادت میں پس خلجان صاحب عوارف کا دلالت نہیں کرے ضعف اس

الخبر بل يرجع الى ضعف الحال لان

حدیث پر بلکہ رجوع کرتا ہے ضعف حال صاحب عوارف پر اسلئے

صاحب قوة القلوب درج فيه وهو اقرب

کہ صاحب قوۃ القلوب نے درج کی ہے یہ حدیث اپنی کتاب میں

To: www.al-mostafa.com

الی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم واعلم

زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دانا تر ہے

بالسنن والاثار ویعرف بصحته فافهم

حدیث اور خبر رکھتا ہے صحیح ہونے اوسکے پر پس سمجھو

الخاتمة

خاتمہ

اعلم ان مسئلة السماع مختلف بین الفریقین

جان کہ مسئلہ سماع مختلف ہے درمیان فرقہ ہائے

المذکورة کما بیناه فلا یکون اباحته مقیدة

مذکورہ کے جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس نہیں ہوگا مباح اوسکا ایک

بزمان دون زمان لذلك الاباحة والحرمة

زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اسلئے کہ مباح ہونا اور حرام ہونا

لا یثبتان الا بالوحی والوحی بعد نبینا علیه

ثابت نہیں ہوتا مگر وحی سے اور وحی بعد پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ

الصلوة والسلام مفقود فکیف یصح قول

وسلم کے گم ہے یعنی منقطع ہے پس کیونکر صحیح ہوگا قول

المنکر انه قال علیه ما یستحقه ان السماع

منکر کا جیسا کہ کہا اوس نے وہ مستحق ہے اوسکا کہ تحقیق

کان مباحا فی زمان السلف فلان

پہلے زمانہ مین مباح تہا اور اب

حرام بالاتفاق اذ اهل فی زماننا مفقود

حرام ہے بالاتفاق کیونکہ اہل اوسکے اس زمانہ بیچ گم ہیں

وهو ادعاء الوحى واطلاع الغيبات

اور یہ دعویٰ وحی کا اور غیب پر خبردار ہونیکا اور یہ کفر ہے

فقد انه لا يلحق الا بها وهو كفر بالاتفاق

بالاتفاق کیونکہ وحی منقطع ہے اور عالم غیب خدا تعالےٰ کے سوا کوئی نہین

فثبت ان به قوام الضلال ولا يقول

پس ثابت ہوا اس قول مین قوام گمراہی ہے اور نہین کہتا

مثل هذا الا المبتدع الضال فافهم

ایسا مگر بدعتی گمراہ پس سمجھ

واجتنب وانظر فى هذه الرسالة

اور پرہیز کر اور دیکھہ اس رسالہ مین

بعين الانصاف حتى يتحقق خلاف

انصاف کی نظر سے تا تحقیق ہو جاوے خلاف

الاختلاف وفقك الله تعالى وايانا

اختلاف توفیق دے تجھکو خدا تعالےٰ اور ہمکو

على متابعة السلف الصالحين

اوپر متابعت سلف صالح کے

بحق نبيه المختار

بحق پیغمبر مختار

واله الاطهار

اور اولاد اوسکی پاک کے

ط

٥

نایاب جدید کتب ؛

(یہ کتابیں سواے مترجم کتب تصوف کے اورکہین سے دستیاب نہونگی)

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان چشت رض اُردو - اس کتاب معدن یواقیت والجواہر مین حضرات خواجگان چشت رض کے ملفوظات بابرکات وارشادات کمال کوشش وتلاش سے بہم پہونچاکر نہایت عمدگی سے ترجمہ کرکر طبع کرائے ہین چونکہ یہ کتاب منسوب کلام حضرات خواجگان سے ہے اسلئے اسکی تعریف وتوصیف مین صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ بادشاہونکا کلام - کلامونکا بادشاہ ہوتا ہے - حضرات ذیل کے اسماءگرامی سے جو اسکی جامع ہین حال عمدگی ونفع رسانی اس نسخہ شریف کا قیاس فرمالیجئے کہ یہ بحر مواج اسرار الہی کے جامع حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الدین مسعود گنج شکر اجودہنی عرف پاک پٹن وحضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب الہی دہلوی اور حضرت طوطی ہند امیر خسرو قدس اسرارہم ہین - بلا مبالغہ عرض ہے کہ اس نسخہ شریف کے مطالعہ سے عقائد اسلامی مین ایک خاص درستگی موافق شرع شریف کے پیدا ہوتی ہے اور طلب حق مرید ہونے کے واسطہ اگر خاصیت اکسیر حاصل ہے تو اس مجموعہ بحر المعانی کو ہے نہایت عمدہ کاغذ پر خوش طبع ہوئی ہے حسن سیرت کے ساتہہ حسن صورت کا بہی خیال رکہا گیا ہے قیمت برائے افادہ عالم باوجود حجم معقول صرف ؏؎ (ایک روپیہ بارہ آنہ) محصول ڈاک چار آنہ -

ارشاد الطالبین - فارسی محشی ہم پلہ کشکول شریف - اس نسخہ نایاب مین حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری رحمتہ اللہ علیہ نے آن اذکار ومراقبہ اکا ذکر کیا ہے اور بعض عمل تراکیب تحریر فرمائی ہین جو آپکے پیر ومرشد حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ اپنے مریدان با اعتقاد کو تلقین فرماتے تہے - قیمت ۲/

اسرار الاولیا اُردو - ترجمہ معروف ملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم حریق المحبت باوا صاحب شیخ فرید مسعود گنج شکر اجودہنی رض جمع فرمودہ حضرت مولانا بدر الدین اسحاق خلیفہ اعظم وداماد حضرت باوا صاحب رضی اللہ عنہما عجب فیض بخش کتاب ہے - قیمت ۸/

عشرہ کاملہ عربی - ارباب عقیدت و اصحاب طریقت اس نسخہ نایاب کے عرصہ دراز سے مشتاق
تہے اور یہ نسخہ مبارک بعد صرف زر بسیار بہی بمشکل بہم دست نہوتا تہا اس خادم الفقرا خاکپائے چشتیان نے
بلاد ہند سے بعد صرف زر کثیر چند نسخجات قلمی حاصل کرکے بعد صحت تمام طبع کیا ہے - علم تصوف
مین یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ
متن ہے تمام مسائل تصوف پر محتوی الحق اسکے معائنہ کے بعد کسی اور کتاب کے دیکھنے کی ضرورت
نہ رہیگی بخط نسخ - قلم جلی مزین بحواشی مفیدہ قیمت ۸

سوانح عمری - یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفین مولانا مولوی غلام محمد خانصاحب
دام اللہ فیوضہم کی سوانح عمری ہے جسکو جناب موصوف نے خود تحریر فرمایا ہے قیمت ۴ قابل دید

فوائد الفواد اردو - مسمی ملفوظ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا زری زر بخش
دہلوی رضی اللہ عنہ جمع فرمودہ حضرت خواجہ امیر علاء حسن سجزی رحمۃ اللہ علیہ جسکو حضرت ممدوح
نے بتیس سال کامل کی محنت مین جمع کیا تہا - یہ وہی کتاب ہے جسکے بدلہ مین طوطی ہند امیر خسرو
اپنی جملہ تصانیف ہر قسم نذر بنام امیر موصوف کرنے سکتے لا آپنی اسکا تبادلہ منظور نفرمایا قیمت ۱۲

صحایف سلوک فارسی کلام معرفت التیام فرد الحقیقت سراج الواصلین شیخ نصیر الدین
محمود چراغ دہلی خلیفہ اعظم حضرت محبوب رب العالمین سلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمہما اللہ
قابل دید کتاب ہے اس مین جملہ رقعات حضرت مقدم الذکر ہین جو آپنے اپنے خلفاء راشدین
و مریدان با اعتقاد کو تحریر فرمائے تہے - عبارت نہایت سلیس ہر رقعہ موافق سینہ الوزن حضرت
مصنف الوابہ و اسرار الہی سے پر ہے مضامین تصوف و شرع شریف نہایت عمدگی سے ادا کئے
گئے ہین - نہایت مفید ہے کافۂ اہل اسلام کو ہے - ایک جلد طلب فرماکر مستفید ہوجئے - قیمت ایک روپیہ

مناقب سلیمانی - یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات مبارک وغیرہ حضرت فخر الاولیا
خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی تونسوی قدس سرہ و رضی اللہ عنہ مین جامع و نہایت
صحیح لکہی گئی ہے - اور صرف ایک ہی کتاب ہے جو حالات حیات حضرت فخر الاولیا مین تحریر ہوئی
اور نظر انور حضور سے گذری اور جسکے نسبت آپنے خود اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا
کہ مصنف نے بہت احتیاط سے کام لیا مصنفہ مولانا مولوی غلام محمد خانصاحب حجری تکملہ قیمت ۱۲

رسالہ علم مجالس - نو تصنیف کتاب - آداب مجلس مین - ہر ایک کو ضرور دیکھنا چاہیے - ۲

To: www.al-mostafa.com